بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ

الفضل

قادیان

دوشنبہ

قیمت سالانہ ۱۸ روپے

ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵ | ۵ ماہ ظہور ۱۳۲۶ھش | ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ | ۵ ماہ اگست ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۸۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ ظہور رسید تا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے متعلق ۵ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کا گلا خراب ہے۔ اور نزلہ کے اثرات محسوس ہو رہے ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ایگزیما کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

جناب صاحبزادہ عبدالسلام صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سندھ سے تشریف لائے۔

جناب بہاء الحق صاحب قاسمی وکیل الصنعت و الحرفت بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

افسوس میاں احمد دین صاحب شاہدرہ جو موصی اور صحابی تھے گزشتہ شب وفات پا گئے انا للہ

آرٹ اور اسلام

ایک غیر احمدی دوست نے جن کا رجحان کمیونزم کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ چند سوالات ارسال فرمائے ہیں۔ ان میں سے چوتھا سوال یہ ہے کہ احمدیت آرٹس کے متعلق کیا رویہ رکھتی ہے۔ چونکہ احمدیت حقیقی اسلام ہی کا دوسرا نام ہے۔ اس لئے ہم اسلام کے نقطہ نظر سے اس سوال کے متعلق چند باتیں عرض کرتے ہیں۔

جہاں تک انسان کی عملی زندگی کے حسن وقبح کا تعلق ہے احمدیت کو یا دوسرے لفظوں میں اسلام کو آرٹس کے بنیادی اصولوں پر کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن جب آرٹ اپنی جائز حدود سے باہر نکل کر انسانی جذبات سے کھیلنا شروع کرتا ہے۔ تو ایک لعنت بن جاتا ہے۔

آرٹ کا ارتقاء جس نہج سے اب دنیا میں ہو رہا ہے۔ وہ سراسر غلط ہے اب آرٹ کو علم زندگی سے ایک الگ چیز سمجھا جاتا ہے۔ اور اسکو اتنا جاذب بنایا جاتا ہے۔ کہ لوگ اپنی زندگی کا اصل مقصد بھول جاتے ہیں۔

اسلام آرٹ کے خلاف نہیں ہے لیکن اسلام ایسے لوگ پیدا کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ جن کا پیشہ ہی یہ ہو کہ وہ آرٹوں میں اپنی زندگی کے مقصد کو گم کر دیں۔ شعر۔ رقص وغیرہ وغیرہ خواہ وہ اپنا انتہائی درجہ کمال حاصل کریں پھر بھی وہ پوری زندگی کے قائمقام نہیں ہو سکتے۔ ایک شاعر جو اپنی تمام زندگی کو شعر کی بھول بھلیاں میں کھو دیتا ہے نہ صرف اپنے لئے بلکہ دوسروں کے لئے بھی وبال بن جاتا ہے۔ لوگ اس کے کمال سے گمراہ ہو جاتے ہیں۔ فرض کرو کہ تمام دنیا کے افراد غالب بن جائیں۔ تو باقی زندگی کے تقاضے نظر انداز کرنے پڑینگے۔

آرٹ ہی کی مختلف صورتوں کو لے لیجئے۔ کیا ایک ہی شخص بہترین رقاص اور بہترین شاعر بہترین تعمیر کرنے والا بہترین موسیقار بن سکتا ہے۔ جب ایک آدمی تمام آرٹوں میں بھی بہترین نہیں بن سکتا۔ تو زندگی کے تمام مختلف پہلوؤں میں ایک ہی شخص کس طرح کمال پیدا کر سکتا ہے۔ اس لئے جو کوئی بھی ایک آرٹ میں کمال پیدا کرے گا۔ ضرور ہے کہ وہ دوسری باتوں میں پیچھے رہ جائے۔ اور یہ زندگی کا صحیح لائحہ عمل نہیں ہو سکتا اور نہ زندگی کا اس سے مقصد پورا ہوتا ہو۔ آرٹ اسی قدر اچھا ہے جس قدر کہ عملی زندگی کو آسان بنانے میں ہر ایک انسان کے لئے ضروری ہے۔ اس سے بڑھ کر آرٹ کی پرستش انسان کو تعیش کے سمندر میں غرق کر دیتی ہے اور آخر انسانیت کو تباہ کر دیتی ہے۔

اگر ہر ایک مرد اور ہر ایک عورت اور ہر ایک بچہ جوان بوڑھا ہر وقت رقص کرتے پھریں۔ یا شعر گاتے پھریں۔ تو دنیا ایک جہنم بن جائے۔ اس لئے جو فرد کسی ایسے آرٹ کو اپنا فن بنا لیتا ہے، وہ دنیا کے سامنے ایک ایسی مثال پیش کرتا ہے جو ہرگز دنیا کے ارتقاء میں مفید نہیں ہوتی بلکہ دوسرے لوگ بھی صراط مستقیم سے ہٹ جاتے ہیں۔

اسلام آرٹ کو برا نہیں سمجھتا۔ بلکہ اس کے غلط استعمال کو برا سمجھتا ہے۔ آرٹ عام انفرادی اور اجتماعی زندگی کو خوبصورت اور حسین بنانے تک تو جائز ہے۔ لیکن اگر یہ انسان کو تعیش کی طرف راہنمائی کرے تو سخت قابل نفرت ہے۔ شعر یا شعر فہمی کا مذاق صرف اتنا ہی اچھا ہے جتنا کہ تمام زندگی کے ارتقاء کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح دوسرے آرٹوں کی حالت ہے۔ عام زندگی کے اعمال سے جدا کر کے کسی آرٹ کا ارتقاء سراسر غلط ہے۔ اور اسی حد تک جائز ہے۔ جس حد تک یہ ہماری روزانہ زندگی کے حسن وخوبی کو بڑھانے میں ممد ومعاون ہوتا ہے۔ جو شخص سٹیج پر لوگوں کی دلچسپی کے لئے اپنے جسم کی حسین و حرکات کا مظاہرہ کرتا ہے۔ وہ ان حسین حرکات کو نہ صرف ضائع کرتا ہے۔ بلکہ وہ دیکھنے والوں کو شاہراہ حیات سے گمراہ کرتا ہے۔ اسی طرح جو شاعر محض تخیل بافی سے مشاعروں میں ہنگامہ آرائی کا موجب ہوتا ہے۔ وہ بھی تضیع اوقات کے علاوہ دنیا کو گمراہ کرتا ہے۔ ایسی بات تو جب درست ہوتی اگر انسانی زندگی کا مقصد صرف رقص کرنے یا شعر گانے تک ہی محدود ہوتا مگر زندگی بہترین رقص اور بہترین شعر سے بہت زیادہ وسیع ہے

ان باتوں میں کمال پیدا کرنا ایسا ہی ہے جس طرح کوئی شخص کھانے کی مقدار میں کمال پیدا کرے۔ یا صرف سر کے بالوں کو سنوارنے میں کمال پیدا کرے۔ صرف زیادہ کھانے یا سر کے بال سنوارنے تک ہی تو زندگی محدود نہیں۔ اعتدال کے مطابق کھانا اعتدال کے مطابق اپنے جسم کی صفائی رکھنا انسانیت میں داخل ہے۔ لیکن صرف کھانے اور بال سنوارنے میں تمام زندگی صرف کرنا نادانی اور جہالت ہے۔ اسی طرح شعر گوئی اور رقص کرنے میں زندگی کو صرف کرنا نہایت ہی نادانی اور جہالت کی بات ہے۔ یہ ایسی ہی ایک لت ہے جس طرح شراب و دولت جمع کرنے کی لت۔ ہر ایک ایسی چیز جو بے اعتدالی

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

سے نکل جاتی ہے۔ برائی بن جاتی ہے۔ اور عیاشی کہلاتی ہے۔ اور عیاشی ہی جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا ہے۔ صحیح زندگی کی دشمن ہے۔

گمراہ کون ہے؟

کلکتہ۔ ہوڑہ۔ لاہور اور امرت سر میں بم اندازی فرقہ وارانہ فسادات کا ایک ایسا امتیازی واقعہ بن گیا ہے۔ کہ جس سے نہایت آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کونسا فریق فسادات کو جاری رکھنا چاہتا ہے۔ اور اس آگ کو بجھنے نہیں دیتا۔ ان شہروں میں بہت سے ایسے بم اندازی کے واقعات ہوئے ہیں کہ جب ذرا آرام ہونے لگتا ہے۔ تو ایک خاص فرقہ کے کچھ آدمی بائیسکلوں ٹانگوں اور موٹروں پر سے دوسرے فرقہ پر جو کسی منڈی یا عبادت گاہ میں جمع ہوتے ہیں۔ بم پھینک کر بھاگ جاتے ہیں۔ جس سے دوسرا فریق بھی غصہ میں آکر اپنی من مانی کرنے لگتا ہے۔

یہ نہیں ہو سکتا کہ ان بڑے شہروں کے حکام اس حقیقت سے واقف نہیں۔ لیکن تعجب ہے کہ ابھی تک اس کی روک تھام میں کامیابی نہیں ہو سکی۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر یہ بم اندازی کا شغل حکام کوشش کرکے روک دیں۔ تو ہر طرح کے فسادات کا انسداد ہو جائے۔ اور ملک میں امن و امان ہو جائے۔

اس ضمن میں یہ بات بھی قابل غور ہے۔ کہ فسادات کا موجودہ دور بمبئی اور یو۔پی سے شروع ہوا تھا۔ جو خالص کانگرسی صوبے ہیں۔ اور جہاں مسٹر پرکاش نرائن جیسے سینکڑوں آتش کے پرکالے کھلم کھلا ایک فریق کو تشدد کی کارروائیوں کی تلقین کرتے رہے ہیں۔

آپ ذرا غور فرمائیں گے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ سوا نواکھلی کے اور کوئی بھی ایسا علاقہ نہیں۔ جس میں فسادات ہوئے ہوں۔ اور جو کانگرسی علاقہ نہ ہو۔ بنگال اور پنجاب کے علاقے بظاہر اس قاعدہ کلیہ کے مستثنیات نظر آتے ہیں۔ مگر ذرا زیادہ غور فرمایا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ

دراصل ان علاقوں میں بھی فسادات کا آغاز کرنے والے اسی فرقہ کے لوگ ہیں۔ جن کی کانگرسی صوبوں میں اکثریت ہے کیونکہ یہاں اقلیت اکثریت کے لگ بھگ ہے۔ کلکتہ۔ لاہور اور امرت سر کے متعلق تو ہر کوئی جانتا ہے کہ اقلیت ہی نے پہلے یہ چھیڑ چھاڑ شروع کی تھی۔ کلکتہ میں مسلم لیگ کے پرامن مظاہرے کو ناکام بنانے کے لئے ایک فرقہ نے دوسرے فرقہ کے نہتے جلوس پر منظم طور پر حملے کئے۔ اور لاہور اور امرت سر میں تو تلوار ہلا ہلا کر اعلان جنگ کیا گیا۔

راولپنڈی۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ اور نواکھلی میں جو کچھ ہوا۔ وہ لاہور۔ امرتسر اور کلکتہ کا بالترتیب صریح طور پر ردِ عمل ہے۔

ہندوستان کے صوبجات میں سے بمبئی سی۔پی۔ یو۔پی۔ بہار۔ پنجاب اور بنگال صوبہ سرحدی ہی وہ صوبے ہیں۔ جن میں فسادات کی آگ بھڑکی۔ ان میں سے بمبئی سی۔پی۔ یو۔پی۔ بہار۔ صوبہ سرحد ہی خالص کانگرسی علاقے ہیں۔ اور پنجاب اور بنگال میں کانگرسی اقلیت اکثریت کے لگ بھگ ہے۔ اس حقیقت کے ساتھ اگر اس بات کو بھی مدنظر رکھیں۔ کہ آغاز کانگرسی صوبوں سے ہوا۔ تو صاف کھل جاتا ہے۔ کہ ہندوستان میں فسادات کے بانی مبانی کون ہیں۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ اگرچہ پہلے خالص کانگرسی صوبہ تھا۔ مگر اس لئے کہ یہاں کے فسادات مسلم لیگ کے ماتھے لگائے جاتے ہیں۔ ہم مان لیتے ہیں کہ یہ مسلم لیگی علاقہ ہے اس طرح صرف نواکھلی اور سرحدی صوبہ ہی دو علاقے ایسے ہیں۔ جہاں مسلم لیگ کے حامیوں کی کھلی کھلی اکثریت ہے۔ مگر ہم اوپر عرض کر چکے ہیں۔ کہ ان دونوں علاقوں میں جو کچھ ہوا۔ وہ کلکتہ اور لاہور اور امرت سر کا ردِ عمل تھا۔ اس کے ساتھ اگر ہم اس حقیقت پر بھی غور کریں۔ کہ کلکتہ لاہور اور امرت سر میں بم اندازی سے فسادات کو جاری رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تو ہر ایک انصاف پسند آدمی کو ماننا پڑیگا کہ ہندوستان کی بدامنی کا ذمہ وار صرف ایک ہی فرقہ ہے۔

اس نتیجہ کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے۔ کہ مسلم لیگ کے تمام سربرآوردہ لیڈروں نے مسٹر جناح سمیت بار بار فسادات کی مذمت کی ہے۔ اور ان کو روکنے کے لئے بار بار اپنے حامیوں کو تنبیہہ کی ہے۔ لیکن اس کے برخلاف کانگرسی لیڈروں نے گول مول الفاظ میں اور مہاسبھائی لیڈروں نے کھلم کھلا تشدد کی تلقین کی ہے۔ اور ابھی تک کرتے جا رہے ہیں۔ خود گاندھی جی جو ہر پرارتھنا میں قرآن کریم بھی پڑھواتے ہیں۔ اکثر اس قسم کے بیانات دیتے چلے جاتے ہیں۔ جن میں وہ اپنی طرز خاص میں نہ صرف مسلم لیگ کے خلاف اتہام لگا دیتے ہیں۔ بلکہ بعض حالات کے ماتحت تشدد استعمال کرنے کی اجازت بھی فرما دیتے ہیں۔

چنانچہ حال ہی میں آپ نے اپنی پرارتھنائی تقریر میں ایک سوال کے جواب میں کہ "اب پاکستانی ہندوؤں کی پالیسی نئی حکومت کے متعلق کیا ہونی چاہیئے؟" فرمایا ہے۔ "گمراہ مسلمانوں کا مقابلہ محبت سے کرو۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو۔ تو انتقام کا راستہ بھی تمہارے لئے کھلا ہے۔"

آپ نے یہ بات مسٹر جناح کے اس عظیم الشان اعلان کے بعد کہی ہے۔ جس میں آپ نے پاکستانی اقلیتوں کے جان و مال عزت و ناموس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔

گاندھی جی نے کوئی آج ہی مسلمانوں کے بارے میں ایسے تعریضی الفاظ استعمال نہیں کئے۔ ہم آپ کے بیسیوں ایسے بیانات پیش کر سکتے ہیں۔ جن میں آپ نے مسلمانوں کے حق میں اس سے بھی بڑھ کر کلمات خیر استعمال فرمائے ہیں۔ عملاً بھی آپ نے مسلم لیگ کے خلاف قدم اٹھانے میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔

آپ ہی کے اشارے سے ۱۶ رمئی ۱۹۴۶ء والی سکیم منظور کرکے کانگرس نے وہ ریزولیوشن پاس کیا۔ جس میں آسامیوں اور سکھوں کو مسلم لیگی گروپنگ سے بغاوت کی طرح دی گئی۔ آپ ہی ہیں۔ جنہوں نے ۳ رجون ۱۹۴۷ء والی سکیم کو من و عن تسلیم کرکے پٹھانستان کے ڈھونگ کی کھلم کھلا حمایت کی۔ آپ ہی ہیں جو مسٹر عبد اللہ کو ملنے کے بہانے سے اب ریاست کشمیر کو انڈیا نو آبادی میں شامل کرنے کے لئے کشمیر گئے ہیں۔ اور ریاست کشمیر سے آؤ بھگت کروا رہے ہیں۔ اور ریاست کی موٹروں پر سیر سپاٹے کر رہے ہیں۔ حالانکہ آپ جانتے ہیں۔ کہ ریاست کشمیر کو پاکستان سے ملحق ہونے اور مسلم اکثریت کی وجہ سے اس میں شامل ہونا چاہیئے۔ لیکن ان ساری باتوں کے باوجود آپ مسلمانوں کو گمراہ کہے جاتے ہیں۔ اور ہندوؤں کو ان کا مقابلہ محبت ورنہ انتقام سے کرنے کی تلقین فرما رہے ہیں۔ اور اپنی لسانی سے ہندوؤں اور دنیا کو گمراہ کر رہے ہیں۔ مگر دنیا جانتی ہے۔ کہ مسلمان گمراہ ہیں یا کون؟

رفتار عالم

مصر و سوڈان

سوڈان عرصہ سے برطانوی ملوکیت کے تحت غلامی کی زندگی بسر کر رہا ہے اس نے بارہا آزادی کے لئے ہاتھ پاؤں مارے ہیں۔ مگر برطانوی آمریت کے سامنے اسکی کوئی کوشش بارآور نہیں ہوئی وہ برطانوی اقتدار سے نجات حاصل کرکے مصر کے دوش بدوش رہنا چاہتا ہے۔ مگر برطانیہ کو یہ گوارا نہیں۔ چنانچہ اسی وجہ سے آجکل برطانیہ و مصر کے درمیان سوڈان کا مسئلہ بے حد کشمکش کا باعث بن رہا ہے۔ انگریزوں کا منشار یہ ہے کہ سوڈان کو ہمیشہ اپنے قبضہ میں رکھیں اور بزعم خویش اُسے "حکومت خود اختیاری" کے لئے آہستہ آہستہ تیار کرتے رہیں۔ مگر سوڈان اس تربیت سے اکتا گیا ہے۔ اور مصر کے ساتھ اتحاد رکھنا چاہتا ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں سوڈان کے گورنر جنرل نے ایک ایسا بیان جو سوڈان کے علیحدہ ہونے کے متعلق تھا دیا۔ تو سوڈانی عوام کو بہت ناگوار گزرا اور ادھر مصر کے وزیر اعظم اسماعیل صدقی پاشا بھی وزارت سے مستعفی ہو گئے۔

فی الحقیقت مصر کی تمام سیاسی جماعتیں اور سوڈان کے باشندوں کی عظیم اکثریت اس پر متفق ہے کہ مصر و سوڈان کو کاملاً متحد رہنا چاہیئے۔ کیونکہ ان دونوں ملکوں کے درمیان زبان مذہب۔ قومیت۔ اقتصاد غرض ہر شعبہ حیات میں اشتراک و اتحاد ہے۔ کچھ عرصہ ہوا جب نقراشی پاشا نے سوڈان و مصر کے ناقابل تقسیم ہونے کے متعلق مصری پارلیمنٹ میں تقریر کی۔ تو ایوان کے دونوں طرف سے ان کو چیئرز دیئے گئے۔ اور اپوزیشن کے لیڈر مکرم عبید پاشا نے وزیر اعظم سے گرمجوشانہ مصافحہ کیا۔ اور انہیں مبارکباد دیکر کہا۔ کہ سوڈان کے مسئلہ میں ہم آپ کے حامی و مؤید ہیں۔ یہ بالکل غلط خیال ہے۔ کہ سوڈان کے لوگ علیحدگی چاہتے ہیں۔ یہ محض گمراہ کن پروپیگنڈا کا نتیجہ ہے۔ (خاکسار نذیر احمد ونیس)

رمضان المبارک میں افراط و تفریط

از جناب مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل

قرآن کریم میں امت محمدیہ کو خیر امت قرار دیا گیا ہے۔ اور آیت وکذالک جعلناکم امۃ وسطاً لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیداً (بقرہ) میں اسے افراط و تفریط سے پاک جماعت بتایا گیا ہے۔ اس الٰہی ارشاد کے ماتحت امت کا فرض تھا۔ کہ اپنے آپ کو افراط و تفریط سے بچاتی۔ اور خدا تعالیٰ کے احکام میں ایسی صورت ایجاد نہ کرتی۔ جس میں افراط کی صورت ہوتی یا تفریط کی۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا۔ اور جیسا کہ روایات میں آیا تھا کہ آخری زمانہ میں ایمان اور قرآن اٹھ جائے گا۔ یعنی قرآن کے مطابق عمل نہ ہوگا سو موجودہ زمانہ میں مسلمان قوم کا نقشہ ہمارے سامنے ہے اور آئے دن اخبارات میں قوم کے لیڈروں کی طرف سے ان کے خلاف رونا رویا ہوتا ہے۔

یہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ ہے۔ اور الٰہی ارشاد کے ماتحت اسکے روزے رکھنے نہایت ضروری ہیں۔ مگر قوم کا ایک بہت بڑا حصہ رمضان کے روزوں سے لاپروا اور غافل ہے۔ انہیں معلوم ہی نہیں کہ وہ ہر روز روزہ ترک کر کے اور خدا تعالیٰ کے حکم سے منہ موڑ کر سخت گناہ کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ اور اپنے خدا کو ناراض کر رہے ہیں۔ ہر بستی اور ہر شہر میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ اس کے بالمقابل دوسرا گروہ ہے جو روزے تو رکھتا ہے۔ مگر ان کا روزہ رکھنا [illegible] مرضی کے تابع ہے۔ اور اس [illegible] کہ [illegible] نہیں کیا جاتا مثلاً روزوں کے متعلق خدا کا حکم ہے فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ (بقرہ) کہ تم میں سے جو شخص رمضان کا مہینہ پالے۔ تو وہ اس کے روزے رکھے۔ اور اس کے ساتھ ہی بیان فرمایا ومن کان مریضاً او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر (پ ۲ ع ۲۳) کہ جو تم میں سے بیمار یا مسافر ہو تو دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرے۔ اب باوجودیکہ روزوں کے بیان میں صریح الٰہی ارشاد ہے۔ کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھیں۔ مگر مذکورہ گروہ سفر کی صورت ہو یا حضر کی۔ ہر دو صورتوں میں روزہ رکھیں گے۔ اور روزہ نہ رکھنے والوں کے لئے اور بھی ابتلاء پیدا کریں گے۔ کیونکہ رکھنے والے تو حضر میں بھی نہیں رکھتے۔ چہ جائیکہ وہ سفر میں روزہ رکھیں۔ اور یہ گروہ ہر حالت میں روزہ رکھنا نیکی خیال کرتا ہے۔ گویا پہلے گروہ پر تو ہر وقت سفر کی حالت طاری ہے۔ اس لئے وہ کبھی روزہ نہیں رکھتا۔ اور دوسرے گروہ پر خواہ وہ سفر پر بھی ہو سدا ہمیشہ حضر کی حالت رہتی ہے۔ اس لئے وہ کبھی روزہ ترک نہیں کرتا۔ اس طرح مسلم کہلاتے ہوئے ہر فریق افراط اور تفریط کی راہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ حالانکہ مسلمان قوم کو اللہ تعالیٰ نے افراط اور تفریط سے پاک رہنے والی جماعت بنایا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں چاہتا۔ اور نہ وہ کسی کو دکھ کی حالت میں دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ اس لئے قرآن پاک میں لایکلف اللہ نفساً الا وسعھا فرما کر بہت سے عقدوں کو حل کر دیا۔ اور روزوں کے بیان میں فرما دیا۔ کہ مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں چھوڑ دو اور دوسرے دنوں میں رکھ لو اور فرمایا کہ یہ حکم ہم نے اس لئے دیا ہے۔ تاکہ تم سمجھو۔ یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر۔ (بقرہ) کہ خدا تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے۔ اور تمہیں تنگی میں ڈالنا نہیں چاہتا مگر باوجود ایسی صراحت کے علماء سو کے غلط راستہ پر ڈالنے کی وجہ سے اب وہ اس فعل سے نہیں رکتے۔ اور خدا تو مریض اور مسافر کو روزہ کی رخصت دیتا ہے۔ مگر وہ قبول نہیں کرتے۔ اس بارہ میں حضرت جابر کی ایک روایت ہے وہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک سفر پر تھے۔ کہ آپ نے لوگوں کا اجتماع دیکھا۔ اور ایک شخص کو دیکھا۔ کہ اس پر سایہ کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ روزہ دار ہے۔ فقال لیس من البر الصوم فی السفر کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی میں داخل نہیں۔

(مشکوٰۃ باب الصوم المسافر صفحہ ۱۶۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو حکم و عدل کی حیثیت سے مبعوث ہوئے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"[illegible] سفر میں تکالیف اٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے۔ تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے۔ اس کی اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا۔ یہ غلطی ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے۔"

(الحکم ۲۶ جنوری ۱۸۹۹ء)

ایک دوسری جگہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

اس اندھیرے میں چراغِ راہ نما اسلام ہے

ڈھا رہا ہے ظلم کیا انسان آج انسان پر
کر رہا ہے دشمنی کا بھوت راج انسان پر

ہر طرف پھیلا ہوا ہے آگ کے شعلوں کا جال
جانداروں کے لئے ہے سانس بھی لینا محال

دوسروں کا نام دنیا سے مٹانے کے لئے
آدمی کو آدمی اٹھا ہے کھانے کے لئے

عقل نے کیا جانیئے کیا ان کے سر میں بھر دیا
سب سے جو بنتے تھے دانا ان کو پاگل کر دیا

مہربانی کے دیئے سے ہو گیا ہے ختم تیل
بڑھ رہی ہے برق کی تیزی سے سفاکی کی بیل

آگ جو بھڑکا رہا ہے آجکل آپس کا بیر
بجھ نہیں سکتی کبھی الہام کے پانی بغیر

جو وبا پھیلی ہے اب اس کی دوا اسلام ہے
اس اندھیرے میں چراغ راہ نما اسلام ہے

[illegible]

(۴) کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالٰے نے یہ نہیں خیال کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے۔ تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔

(بدر ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

بعض لوگ ریل گاڑی۔ لاری اور گاڑی وغیرہ کے سفر کو سفر سمجھتے ہی نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ کیا سفر ہے ایسے احباب کو سمجھنا چاہیئے کہ خدا کی شریعت صرف زید اور بکر کے لئے ہی نہیں۔ جو سفر کے باوجود تکلیف محسوس نہ کریں۔ بلکہ ہر قسم اور طبقہ کے لوگوں کے لئے ہے۔ کوئی قسم میں سے وہ بھی ہیں جو سفر اور مشقت کر کے بھی تکلیف محسوس نہیں کرتے۔ اور کچھ وہ بھی ہیں جو امیر کبیر ہیں اور مشقت کے بالکل عادی نہیں۔ ان کی حالت یہ ہے کہ اپنے پلنگ سے نیچے اترنا بھی ان کے لئے جہاد سے کم نہیں۔ اللہ تعالٰے جو اپنے بندوں کا محرم راز ہے اور سب کی مشکلات کو سمجھتا ہے۔ اس نے سب لوگوں کے حالات کو ملحوظ رکھ کر مریض اور مسافر کو روزہ کی رخصت دے دی۔ تا کہ مشقت میں نہ پڑیں۔ اور فرما دیا کہ دوسرے دنوں میں روزہ رکھ لیا جائے اور ہمیں چاہیئے کہ خدا کی رخصت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اس کی خلاف ورزی کر کے اپنے آپ کو مصیبت میں نہ ڈالیں۔ اور یقین جانیں کہ نجات خدا کے فضل سے ملے گی۔

درخواستہائے دعاء

عبد الغفور صاحب کوٹلی لوہاراں اور ان کا چھوٹا بھائی بیمار ہے۔ سید صادق حسین صاحب مختار اٹاوہ مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ سید رضا حسین صاحب ابن شیخ بشیر احمد صاحب سرملی ضلع گجرات کے بعض دفتری ابتلاء میں ہیں۔ ان سب کے لئے درخواست دعا ہے۔

اسلام اور احمدیت کے اصولوں کی شاندار فتح

حکومت وقت کی اطاعت کی ضرورت کا احساس

از خورشید احمد

اسلام کا ایک پر حکمت اصول

اسلام کے کئی پر حکمت اور عدیم النظیر اصولوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوبارہ زندہ کیا۔ اور انہیں دنیا سے روشناس کرایا۔ ان میں سے ایک اصل یہ ہے۔ کہ جس حکومت کے ماتحت رہا جائے۔ اگر وہ مذہب کو جبراً دبانے کی کوشش نہ کرے تو اس کا وفادار رہا جائے۔ اور اس کے جملہ قوانین کی اطاعت کی جائے۔ اس اصل کو پیش کرنے کی وجہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کو ہزاروں طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا گیا۔ ٹوڈی اور خوشامدی نام رکھا گیا۔ بزدل اور ڈرپوک کہا گیا۔ اسے حریت پسندی اور آزاد خیالی کے منافی اور غلامانہ ذہنیت کا نتیجہ قرار دیا گیا۔ غرض بہت کچھ کہا گیا۔ لیکن جماعت احمدیہ مضبوطی کے ساتھ اس اصل پر قائم رہی۔ حتیٰ کہ جب ہندوستان میں آزادی کی جدوجہد زوروں پر تھی۔ جب انگریزوں سے نفرت نہ کرنا۔ اور انگریزی حکومت کے قوانین کی اطاعت کرنا ملک کے قریباً تمام مذہبی اور سیاسی حلقوں میں سب سے بڑا جرم سمجھا جاتا تھا۔ اس وقت بھی جماعت احمدیہ کے پائے استقلال کو ذرہ برابر جنبش نہ ہوئی۔ مخالفت اور عداوت کی شدید آندھیوں کے درمیان بھی وہ ایک عظیم الشان چٹان کی طرح اس اصل پر قائم رہی۔

اطاعت حکومت کی ضرورت کا احساس

اللہ تعالٰے کی عجیب قدرت ہے کہ اب ایک قلیل عرصہ میں ہندوستان میں ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کی وجہ سے ملک کے قریباً ہر طبقہ میں اسلام کے اس زریں اصل کو تسلیم کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا احساس پیدا ہو گیا ہے۔ ... ہندوستان کو دو

حکومتوں میں تقسیم کر دینے کا برطانوی اعلان منظر عام پر آیا ہے۔ ہندو اور مسلم دونوں قوموں کے فہمیدہ اور دور اندیش طبقہ میں یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ حکومت کے ساتھ شدید اختلافات کے باوجود اس کی وفاداری اور اطاعت کرنا ضروری ہے کیونکہ صرف اسی طرح امن قائم رہ سکتا ہے کون نہیں جانتا کہ کانگرس اور مسلم لیگ یا بالفاظ دیگر ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان شدید مذہبی سیاسی اور تمدنی اختلاف موجود ہیں۔ اور یہ اختلاف اتنی شدت اختیار کر چکے ہیں کہ دونوں قوموں کا کے لئے اکٹھے رہنا ناممکن ہو گیا ہے۔ اسی بنا پر انہیں علیحدہ کر کے ہندوستان اور پاکستان میں منقسم کر دیا گیا ہے۔ لیکن اتنی شدید نوعیت کے اختلافات کے باوجود آج ہمیں یہ حیرت انگیز نظارہ نظر آ رہا ہے کہ مسلمان ہندوستان کی ہند حکومت کے ساتھ وفاداری اور اطاعت کا اعلان کر رہے ہیں۔ اور بعض ہندو بھی پاکستان کی اسلامی سلطنت کے وفادار شہری بننے اور اس کی اطاعت کرنے کا ارادہ ظاہر کر رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر محمد علی جناح نے ایک پریس کانفرنس میں نہایت واضح اور غیر مبہم الفاظ میں یہ کہا ہے کہ دونوں حکومتوں کی اقلیتوں کو اپنی اپنی حکومتوں کا وفادار رہنا چاہیئے۔ اسی طرح ہندوستان دستور ساز اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر چوہدری خلیق الزمان نے انڈیا کے قومی جھنڈے کے متعلق تقریر کرتے ہوئے مسلمانوں کی طرف سے یہ یقین دلایا ہے کہ "انڈیا کا ہر مسلمان اس جھنڈے کی عزت کرے گا۔ اور اسے لہرانے میں فخر محسوس کرے گا۔ اس جھنڈے کی عظمت کو برقرار رکھنا ... انڈین یونین کے ... شہری ... (۳۰ جولائی ۱۹۴۷ء)

اس کے بالمقابل پاکستان کے بعض ہندوؤں کی طرف سے بھی پاکستان کا وفادار شہری بننے کی خواہش کا اظہار کیا جا رہا ہے گو کانگرس کے ذمہ دار لیڈروں نے مسلمانوں کی طرح ابھی تک واضح الفاظ میں اپنی پالیسی کا اظہار نہیں کیا۔ تاہم پاکستان کے ہندوؤں کے عام طبقہ میں پاکستان کا وفادار شہری بننے کا احساس کم و بیش موجود ہے۔ چنانچہ اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ کراچی ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی اس مضمون کی قرارداد پر غور کر رہی ہے۔ کہ اب کانگرس کا جھنڈا نہ لہرایا جائے۔ اور نہ آل انڈیا کانگرس سے تعلق رکھا جائے۔ کیونکہ یہ پاکستان سے غداری کے مترادف ہے۔

قارئین ملاحظہ فرمائیں۔ کہاں تو وہ زمانہ تھا کہ حکومت وقت کی اطاعت کو خوشامد۔ چاپلوسی۔ بزدلی۔ اور وقت کا سب سے بڑا جرم سمجھا جاتا تھا۔ اور اس جرم کی پاداش میں جماعت احمدیہ کو گردن زدنی قرار دیا جاتا تھا۔ اور کہاں آج یہ کیفیت ہے کہ علی الاعلان اس حکومت کے ساتھ وفاداری اور اطاعت شعاری کے ارادے ظاہر کئے جا رہے ہیں جس کے ساتھ شدید نوعیت کے سیاسی۔ مذہبی اور تمدنی اختلافات موجود ہیں۔ کیا یہ کیفیت اس امر کا ناقابل تردید ثبوت نہیں ہے کہ حکومت وقت کی اطاعت کیلئے اسلام نے جو اصل پیش فرمایا تھا۔ اور جسے اس زمانہ میں جماعت احمدیہ نے پیش کیا ہے وہ سراسر حکمت اور دور اندیشی پر مبنی ہے۔ اور فطرت کے تقاضوں کو پورا کرنے والا ہے اور جو لوگ کل تک اس کی مخالفت کر رہے تھے۔ دراصل وہ فطرت کے ایک تقاضے سے بغاوت کرنا چاہتے تھے۔ جس میں وہ بری طرح ناکام ثابت ہو گئے؟

حکومت کی اطاعت اور وطنیت

ممکن ہے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ انگریزوں کی حکومت چونکہ غیر ملکی تھی۔ اس لئے اس کی مخالفت ضروری تھی۔ اور اب جو حکومتیں قائم ہونے والی ہیں وہ بہرحال ملکی حکومتیں ہوں گی۔ اس لئے ان کی اطاعت میں کوئی حرج نہیں لیکن یہ خیال درست نہیں ہے۔ کیونکہ

اگر غور کیا جائے۔ تو مسلمانوں کے جس دعویٰ کی بنا پر ملک تقسیم کیا گیا ہے۔ اس کی تو بنیاد ہی اس چیز پر تھی۔ کہ چونکہ مسلمانوں کا تمدن۔ ان کا کلچر۔ ان کا مذہب۔ ان کی زبان غرض ان کی ہر چیز ہندوؤں سے جدا ہے اور وہ ہر جہت سے ہندوؤں سے علیحدہ قوم ہیں۔ اس لئے محض وطنیت کی بنا پر وہ ہندوؤں کے ساتھ مل کر نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ جب ہر چیز الگ ہے۔ تو وطنیت کی کچھ بھی حقیقت نہیں رہتی۔ پس جب تقسیم کے وقت وطنیت کے سوال کو بے حقیقت سمجھ کر کوئی وقعت نہ دی گئی۔ تو آج جملہ اختلافات کے باوجود محض وطنیت حکومت کی وفاداری اور اطاعت شعاری کی بنیاد کس طرح بن سکتی ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ اگر محض وطنیت حکومت کی اطاعت کی بنیاد بن سکتی تو ملک میں کبھی بھی اس قدر شدید اختلافات نمودار نہ ہوتے۔ آج اگر مسلمان انڈیا گورنمنٹ سے اور غیر مسلم حکومت پاکستان سے وفا شعاری کا عہد باندھنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ تو اس کی بڑی وجہ وطنیت نہیں ہے۔ بلکہ صرف یہ ہے کہ دونوں حکومتوں کی اقلیتیں خوب جانتی ہیں۔ کہ اگر ہم نے حکومت سے وفاداری نہ کی تو پڑوس کی ہماری اپنی حکومت میں بسنے والی اقلیتیں بھی چین سے نہ بیٹھیں گی اور اس طرح دونوں حکومتوں کے لئے اقلیتوں کی غداری کی وجہ سے مصیبتوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائیگا۔ یہی وہ خیال ہے۔ جو دونوں حکومتوں کی اقلیتوں کو حکومت کی وفاداری کی راہ اختیار کرنے پر آمادہ کر رہا ہے اور یہی وہ خیال ہے جسے اگر انسان وسیع النظری کے ساتھ اختیار کرے۔ اور بجائے صرف اپنے قومی مفاد کے تمام بنی نوع انسان کے مفاد کو پیش نظر رکھے۔ تو وہ ہر حکومت کی اطاعت کو اپنا شعار بنانے پر آمادہ ہو سکتا ہے۔ اور اس طرح عالمگیر امن کی بنیادیں قائم ہو سکتی ہیں۔

پس پاکستان اور انڈیا کی اقلیتوں کی طرف سے اپنی اپنی حکومت سے وفاداری کا عہد کرنا اسلام اور احمدیت کے اصول کی عظیم الشان فتح ہے ... [illegible]

سلطان آف انجبار کے خاندان کو پیغام احمدیت

رپورٹ احمدیہ دار التبلیغ مشرقی افریقہ ماہ جون ۱۹۴۷ء

(از مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

نئے مبلغین کی تعلیم و تربیت

عرصہ زیر رپورٹ کے پہلے تین ہفتوں تک نئے مبلغین نیروبی ہی رہے۔ اس عرصہ میں باقاعدہ کلاس کی صورت میں خاکسار سواحیلی زبان کی تعلیم دیتا رہا۔ علاوہ سواحیلی درسی کتب وغیرہ پڑھانے کے گئے ہیں۔

نے سواحیلی زبان بولنے اور لکھنے میں بفضل خدا کافی ترقی کی ہے۔ الحمد للہ امید ہے اس بنیاد پر آئندہ شاندار عمارت تیار ہو سکے گی۔ اس عرصہ میں مبلغین کو اردگرد کے رومن کیتھولک مشنز کی جد و جہد دکھانے کے لئے بھی اپنے ہمراہ لے گیا۔ اور مشرقی افریقہ

انہیں مختلف مضامین پر سواحیلی زبان میں تقریر کرنے کی مشق بھی کرائی جاتی رہی۔ تیسرے ہفتہ ان کا سواحیلی زبان میں روانگی سے قبل ایک اور امتحان لیا گیا۔ یہ امر موجب مسرت ... [illegible]

کی اقوام۔ مذاہب اور ان کے باہمی تعلقات وغیرہ امور کے متعلق مختلف اوقات میں خاکسار نے مبلغین کرام کے سامنے لیکچر دیئے۔ اسی طرح "مشرقی افریقہ کی عام بیماریاں اور ان [illegible] اور علاج" پر مختلف ڈاکٹروں سے لیکچر دلوائے۔ اس کے علاوہ نئے مبلغین مطالعہ اور دیگر ضروری امور کے متعلق واقفیت حاصل کرتے رہے۔

۲۲ر جون برادرم مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر اور مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل نیروبی اور برادرم مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب کسموں کے لئے روانہ ہوئے۔ ہر سہ احباب اپنے علاقوں میں پہنچ کر وہاں کے مبلغین کے ساتھ اپنے حلقہ خاص کے متعلق معلومات حاصل کر رہے ہیں۔ برادرم مولوی نور الحق صاحب انور کو یوگنڈا میں مقرر کیا گیا ہے۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر اور جناب حکیم محمد ابراہیم صاحب کو ٹانگانیکا کے واسطے مقرر کیا ہے۔ اور اس وقت یہ ہر دو دوست ٹبورا میں ہیں۔

نشر و اشاعت

عرصہ زیر رپورٹ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تقریر بر Why I believe in Islam. کا سواحیلی میں ترجمہ بصورت پمفلٹ نیروبی سے پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ اس سے قبل کینیا کے ایک علاقہ کی دو زبانوں میں سات ہزار کی تعداد میں "فضائل اسلام" اور کیا عیسائیت دین حق ہے۔" شائع کئے جا چکے ہیں۔ اخبار "سن رائز" انگریزی آمدہ از لاہور کے تین درجن پرچے بذریعہ ڈاک مختلف معززین کو بھجوائے گئے

جماجہ (ملایا) میں تبلیغی جہاد

بائیس ۲۲ کس نئے احمدیت سے مشرف ہوئے

مولوی غلام حسین صاحب ایاز اپنی رپورٹ مورخہ ۱۴ر جون تا ۵ر جولائی ۱۹۴۷ء میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ۱۴ر جون کو میں مع امیر یحییٰ Jamajah پہنچ کے لئے بذریعہ بحری جہاز سنگاپور سے روانہ ہوئے ۱۵ر جون کو صبح ۹ بجے ہم منزل مقصود پر پہنچے۔ اور امیر یحییٰ صاحب کے مکان پر ٹھہرے۔ ایک ہفتہ یہاں رہ کر بہت سے لوگوں کو بلا بلا کر تبلیغ کی۔ ان میں سے محمد حبیب صاحب۔ حاجی داؤد صاحب نمبردار۔ ہر سین صاحب عربک ٹیچر۔ محمد امین صاحب نمبردار وغیرہم قابل ذکر ہیں۔ امیر یحییٰ صاحب کے اس گاؤں کا نام لتونگ (Latung) ہے۔ اس کے بعد ہم کوالا مارسی گاؤں میں گئے۔ جو لتونگ سے ۱۶ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور پیدل راستہ ہے۔ یہ گاؤں ہمارے احمدی دوست امیر یحییٰ کا اصلی گاؤں ہے۔ اور اسکی موجودہ آبادی صرف تین سو کی ہے۔ جب ہم وہاں پہنچے اور مغرب کی نماز سے فارغ ہی ہوئے تھے کہ ایک معمر بوڑھا آدمی ہمارے پاس آیا۔ اور اس نے کہا مجھے آج سے قریباً تیس سال قبل ایک آواز آئی یا نبی المنبی۔ اور مجھے خواب میں حکم ہوا۔ کہ تم اسکی تلاش کرو۔ پھر کہا کہ اس خواب کے متعلق میں نے کئی علماء اور واقف کاروں سے دریافت کیا۔ مگر آج تک مجھے کسی نے بھی تسلی بخش جواب نہیں دیا۔ جب اس نے بات ختم کر لی۔ تو اسے سمجھایا گیا۔ کہ یہ نبی اللہ عیسیٰ المہدی کی خبر تھی۔ جو اللہ کی طرف سے آپ کو دی گئی۔ وہ آ چکے ہیں۔ آخر انہوں نے خوشی سے کہا۔ کہ پھر میں مہدی معہود پر ایمان لایا

اس سے دوسرے دن مغرب کے بعد مسجد میں ایک عام پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں الہام کی ضرورت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کو واضح کیا گیا۔ بعد میں سوال و جواب بھی ہوئے۔ اور بفضلہ تعالےٰ ۹ کس نے فارم بیعت پر کر کے احمدی ہونے کا شرف حاصل کیا۔ یہ صرف مردوں کے بیعت فارم ہیں۔ عورتوں کے بعد میں پر کرائے جائیں گے۔

اس کے بعد ہم پھر لتونگ میں آئے۔ اور ایک ہفتہ اور یہاں ٹھہرے۔ یہاں پر تیرہ کس نے بیعت کی۔ ان کے علاوہ اور کئی لوگ احمدیت کے قریب آ چکے ہیں۔ الحمد للہ۔ (وکیل التبشیر)

درخواست دعاء

نائیجیریا مغربی افریقہ۔ جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ انچارج رمضان المبارک کے ایام میں مقدمہ میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ جو کئی سال سے مخالفین احمدیت کی طرف سے چل رہا ہے۔

بلکہ ناقابل تردید ثبوت ہے کہ اسلام اور احمدیت کی تعلیم ہی ہے جو [illegible] امن کی ضامن ہو سکتی ہے۔

علاوہ ازیں کتاب سواحیلی "اسلام اور غلامی" دوصد کے قریب فروخت کی گئی۔
حضرت اقدس ایدہ اللہ کا پیغام انگلستان وہندوستان کے نام کے کچھ پرچے پڑے تھے۔ بعض حالات کی وجہ سے موجودہ وقت کو مناسب خیال کرتے ہوئے بڑے بڑے انگریز افسروں میں انہیں تقسیم کیا گیا۔ اس عرصہ میں دارالسلام کے ایک اخبار "ٹانگانیکا ہیرلڈ" نے انگریزی اور گجراتی زبان میں اپنے روزنامچہ اور ہفتہ وار ایڈیشن میں خاکسار کی ان تقریروں کو جو گذشتہ دنوں انڈین چیمبر آف کامرس میں کی گئیں تھیں۔ شائع کیا۔ یہ تقریریں ہندوستانیوں کو باہمی اتفاق سے غیر ملک میں مشترکہ امور کے متعلق کام کرنے کی تلقین۔ ہندوستانی اور افریقن ویلفیر اور ایمگریشن اور کنٹرولوں کے سلسلہ میں تھیں۔

۳ - تحریری کام

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے نماز کے سواحیلی ترجمہ کے مسودہ کی نظر ثانی کی اور بغرض طباعت پریس میں بھجوا دیا گیا۔ اسی طرح خاکسار نے چند سال ہوئے۔ اسلامی تاریخ سے چودہ کہانیاں مرتب کی تھیں۔ انہیں اب باقاعدہ "چودہ دلچسپ کہانیوں کے مجموعہ" کے عنوان سے سواحیلی زبان میں چھپوانے کی غرض سے ٹائپ کر دیا اور نظر ثانی کی گئی۔ یہ کہانیاں عمدہ اخلاقی اسباق پر مشتمل ہیں۔ اور ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے خلفاء اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کا نیک نمونہ بھی پڑھنے والوں کے سامنے آتا ہے۔ علاوہ ازیں خاکسار نے رسالہ سواحیلی بابت ماہ جون وجولائی کے مضامین لکھے اور بغرض طباعت روانہ کئے گئے۔

برادرم مولوی جلال الدین صاحب قمر نے ایک مضمون برائے "الفضل" لکھا اور "مشرقی افریقہ" روزنامہ اخبار احمدیہ کا پرچہ مرتب کیا۔

۴ - بٹورہ امیں تبلیغی جدوجہد

برادرم مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب اور مکرم مولوی جلال الدین صاحب

اس عرصہ میں ہرا تواد کو انڈین وافریقن جیلوں میں ہندوستانیوں۔ عربوں اور افریقن لوگوں کو تبلیغ کرتے رہے۔ اس دوران میں قیدیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے متعلق سننے کی خواہش کی جس پر مولوی جلال الدین صاحب قمر نے حضور کی بعثت۔ دعویٰ اور آپ کی صداقت کے دلائل سے انہیں آگاہ کیا۔ متعدد افراد کو فرداً فرداً بھی تبلیغ کی گئی۔ ایک افریقن ٹیچر سے الوہیت مسیح اور تحریف بائیبل پر گفتگو کی۔ ایک ہندو دوست سے حقیقت مذہب پر بات چیت ہوئی سواحیلی انگریزی اور اردو کتب اسلام وسوانح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مختلف غیر احمدی وغیر مسلم احباب کو بغرض مطالعہ دی گئیں۔ باقاعدگی سے ہفتہ وار درس قرآن ہندوستانی عورتوں میں اور قرآن مجید کا درس افریقن میں مولوی جلال الدین صاحب قمر دیتے رہے۔ حفاظت مرکز کے سلسلہ میں خواتین میں بھی تحریک کی گئی اور سب خواتین نے اس مد میں چندہ لکھوایا بعض نے نقد ادا کر دیا۔ مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب علاوہ تبلیغی کام کے باقاعدہ ہندوستانی بچوں کو اردو۔ قاعدہ یسرنا القرآن قرآن مجید اور نماز کے اسباق پڑھاتے رہے۔ اور حدیث ترمذی کا درس افریقن میں دیتے رہے۔ ماہ زیر رپورٹ میں ایک سو بیماروں کو دیکھا اور ان کا علاج بھی کیا۔ مورخہ ۲۹ جون کو بٹورا میں سیرۃ النبی کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس سلسلہ میں مبلغین بٹورا نے مختلف ہندو دوستوں اور سکھوں کو ملکر اس جلسہ کے مقاصد اور فوائد سے آگاہ کیا ایک سکھ دوست کو گورو [illegible] ٹائپ بھی مطالعہ کے لئے دی۔ [illegible] آٹھ انجمنوں کو بذریعہ خط دعوت دی گئی۔ بازاروں میں بورڈ [illegible] اعلان لگایا تھا پھر ایک عمر قریب بات انگریزی [illegible] تمام [illegible] دوکانداروں کے پاس بھجوا دیا گیا۔ اس جلسہ میں جو شہر کے سینما ہال میں ہوا [illegible] جلال الدین صاحب قمر حکیم محمد ابراہیم صاحب اور [illegible]

محمد یسین صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات بیان کئے۔ اور بخیر وخوبی یہ جلسہ ختم ہوا۔ اس دوران میں زنجبار کے دو معزز عرب جو سلطان آف زنجبار کے رشتہ داروں میں سے تھے۔ بٹورا آئے دعوت چائے کا انتظام کیا گیا۔ اور ان عرب دوستوں کو کافی عرصہ تک تبلیغ کی گئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور پیغام احمدیت سے انہیں آگاہ کیا اور جماعت کی حیثیت سے واقف کیا جسے سن کر یہ دوست بے حد خوش ہوئے۔ اور بار بار اپنا لٹریچر بھجوانے کے لئے کہا۔ کشتی نوح بزبان سواحیلی انہوں نے خریدی اور نماز مغرب ہماری مسجد میں ادا کی۔ اور مسجد کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

قائدین مجالس ——— سات سالہ پروگرام

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع ۱۳۲۴ھش پر تقریر فرماتے ہوئے ہمارے آئندہ سات سالہ دور کے لئے ایک پروگرام ہمارے سپرد فرمایا تھا۔ تقریر کے اختتام پر حضور نے فرمایا تھا کہ

"آج میں نے اتنا وسیع پروگرام آپ لوگوں کو بتا دیا ہے۔ کہ اگر آپ اس کے مطابق عمل کریں۔ تو دو تین سال میں جماعت کی کایا پلٹ جائے گی۔ اور جماعت اپنے پہلے مقام سے بہت بلند مقام پر پہنچ جائے گی۔ اور دشمن تسلیم کریں گے کہ اس جماعت کا مقابلہ ناممکن ہے دشمن جب کبھی جماعت کی طرف نظر اٹھا کر دیکھیگا۔ اس کی نظریں خیرہ ہو جائیں گی۔"

اس تقریر میں حضور نے مختلف کام کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ یہ تقریر ایک ٹریکٹ کی صورت میں علیحدہ شائع کر کے مجالس کو بھجوائی جا چکی ہے۔ جملہ مجالس اس سلسلہ میں اپنی رپورٹ ۱۵ تبوک ۱۳۲۶ھش تک مرتب کر کے اس کی ایک نقل مرکز میں بھجوا دیں۔ رپورٹ مختصر مگر جامع ہو۔ اور ان ہدایات کے ماتحت ہو جو "سات سالہ پروگرام" میں بتائی گئی ہیں۔ اگر کسی مجلس کے پاس یہ تقریر نہ ہو تو وہ مرکز سے منگوا سکتا ہے نیز الفضل مورخہ ۱۸-۱۹- اور ۲۱ صلح ۲۵ھش میں شائع ہو چکی ہے۔

رپورٹ معین اعداد وشمار کی صورت میں ہونی چاہیئے۔ اس کی ایک نقل اجتماع میں شامل ہونے والی مجالس کے نمائندے ہمراہ لائیں۔ حضور کا ارشاد ہے کہ

"اور یہ قانون بنا دیا جائے۔ کہ ہر جماعت یہاں اجتماع کے موقعہ پر اپنی رپورٹ پڑھ کر سنائے تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے۔ کہ تمہارا قدم ترقی کی طرف جا رہا ہے یا تنزل کی طرف۔" (صفحہ ۲۹ سات سالہ پروگرام)

مجالس کے نمائندے اس سال یہ رپورٹ اجتماع کے موقعہ پر سنائیں گے۔ پس اس کے لئے پوری تیاری کرنی ضروری ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تبدیلی پتہ اور تحریک جدید کا چندہ

بہت سے ملازمین کا تبدیل ہو کر پاکستان میں آرہا ہے۔ اور ہندوستان میں کوئی کسی جگہ کوئی کسی جگہ مقرر ہو رہے ہیں۔ ایسے احباب اپنے تحریک جدید کے وعدہ کی رقم بھی ۹ ماہ رمضان المبارک سے قبل ادا کر رہے ہیں۔ چاہیئے کہ اس حالت میں وکیل المال تحریک جدید کو اطلاع فرمائیں۔ کہ ہم نے فلاں جگہ سے تحریک جدید کا وعدہ کیا تھا۔ اور یہ اب فلاں جگہ سے اس کی ادائیگی کی جا رہی ہے۔ تا اس کا اندراج صحیح ہو کر ان کا نام دعا کے لئے پیش ہو سکے نیز وہ جماعتیں جن کو یہ پرچہ ایسے وقت موصول ہو۔ جب کہ وہ مرکز میں وقت پر نہ پہنچ سکتے ہوں۔ تو وہ اپنی جماعت کی فہرست بنا کر ارسال کر دیں۔ تا ان کے نام دفتر حضور میں دعا کے لئے پیش کر دیئے جائیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کریں۔

فضل بی بی صاحبہ سدوکے گوجرانوالہ ۱۸/-
نذیر احمد صاحب جنید خورد کڑیانوالہ ۱۸/-
شہزادہ محمد عثمان صاحب جہلم ۴۰/-
سید زمان شاہ صاحب " ۴۴/-
" منجانب اہلیہ " ۲۲/-
" " والدہ " ۷/-
میاں عبدالرحیم صاحب بزاز " ۶/۴
عبدالرحمٰن صاحب چینگا بنگیال ۲۲/-
K.N. بشیر احمد صاحب راولپنڈی ۲۰/-
عبدالرحمٰن صاحب مرزا سکول کیمبل پور ۹/-
ملک ستار بخش صاحب ایم اے محمودہ ۲۷۵/-
" منجانب حضرت نبی کریم صلی اللہ ۵۵/-
لالہ چوتھو رام صاحب کوٹ قیصرانی ۲۰/-
والدہ سردار منظور احمد خان صاحب " ۱۶/-
" ظہور احمد خان صاحب " ۱۵/-
ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۵۷/-
مرزا عبدالمجید صاحب بنیادر ۴۱/-
ڈاکٹر فتح الدین صاحب " ۵۰۰/-
منشی عبدالحمید خان صاحب کنوبیا ۷/-
عبدالرزاق صاحب ڈرائیور ۲۷/-
شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر ملتان ۱۳۳/-
محمد موسیٰ صاحب لودھراں ۷/-
عاشق محمد صاحب شجاع آباد ۳۹/-
شیخ عبدالرحمٰن صاحب بوڑیوالہ ۲۵/-
چوہدری غلام قادر صاحب چک 160/7R ۱۱/-
" محمد صادق صاحب 152/T.L ۶/۸
بابو عبداللطیف صاحب سمرسٹہ ۷۶/-
چوہدری غلام احمد صاحب پاکپتن ۷۵/-
ڈاکٹر امتیاز حسین صاحب پاکپتن ۴۷/-
مولوی محمد عبداللہ صاحب اوکاڑہ ۱۴/-
چوہدری فتح محمد صاحب ہیڈ ماسٹر
چک ۹۶/۱۲۰ ۸۰/-
حافظ عبدالرحمٰن صاحب حویلی لکھا ۲۰/-
منشی فتح محمد صاحب فیروزپور شہر ۳۰/-
بابو محمد فاضل صاحب " ۴۱/۱
صوبیدار میجر عبدالرحمٰن صاحب " ۳۲/-
ملک عبدالکاکا صاحب فیروزپور چھاؤنی ۳۵/-
اہلیہ صاحبہ بشارت محمد صاحب " ۱۵/-
شیخ محمد دین صاحب زیرہ ۱۵/۸
" غلام محی الدین صاحب " ۱۵/-

سید عنایت علی شاہ صاحب زیرہ ۹/۴
میاں چراغ دین صاحب جالندھر شہر ۱۸/-
چوہدری جان محمد صاحب نمبردار شیخے وال ۲۵/-
ماسٹر علی محمد صاحب مرحوم " ۲۵/-
خیر محمد صاحب " ۶/۵
فیض الرحمٰن صاحب مع اہلیہ حاجی پور ۱۳/-
ماسٹر غلام محمد صاحب پھیپھان ۷/۱۱
ماسٹر رحمت اللہ " " ۳۴/-
طالب علی صاحب میرٹ پور مکیریاں ۱۱/۸/۳
سیدہ مبارکہ خاتون مرحومہ لدھیانہ ۱۰/۵
سید ناصر علی صاحب " ۲۱/۲
فضل حسین صاحب ملود ۱۵/۲
منشی حمید الرحیم صاحب پٹیالہ ۹/-
حافظ عبدالسلام صاحب نئی دہلی ۲۹۰/-
حاجی نصیر الحق " " ۹۵/-
محمد یونس صاحب دہلی شہر ۵۱/-
سید محمد شریف صاحب سیالکوٹی ۶۰/-
محمد صادق صاحب سب ہیڈ پہاڑ گنج
دہلی ۳۸/۱۲
بیگم صاحب میجر ناصر الدین صاحب " ۸۰/-
سید احمد علی صاحب مبلغ کراچی ۳۰/-
چوہدری رحیم داد صاحب " ۱۰۲/-
سیٹھ سید محمود صاحب " ۶۰۰/-
اہلیہ صاحبہ " " ۴۰۰/-
اقبال محمد خان صاحب " ۱۰۵/-
چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد محمد آباد اسٹیٹ ۸۰/-
" شریف احمد صاحب ظفر آباد " ۱۵/-
" نواب خان صاحب " ۱۸/-
" سردار احمد صاحب " ۱۵/-
بابو منظور احمد صاحب کوئٹہ ۲۵۰/-
عبدالوحید خان صاحب چمن ۶۶/-
کیپٹن محمد حیات صاحب قیصرانی
فورٹ سنڈیمن ۶۳۴/۸
حاجی محمد نذیر صاحب شاہ جہانپور ۵۰/-
بابو محمد بشیر احمد صاحب ڈیرہ دون ۳۰۰/-
ڈاکٹر محمد زبیر صاحب جیوال ۷۷/-
اہلیہ صاحبہ " " ۶۵/-
کیپٹن شیخ نواب الدین صاحب
بھیوکی ۳۱۰/-
اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ " ۱۴/-

ڈاکٹر اقبال علی صاحب غنی علی گڑھ ۱۴۰/-
ارشاد احمد صاحب ضلعدار نہر ۱۳/-
محمد عبداللہ صاحب بٹ ایم اے علی گڑھ ۱۶۰/-
سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ بھوپال ۵/-
ڈاکٹر محمد لطیف صاحب جبلپور ۱۷۰/-
سید غلام مصطفٰے صاحب مظفر پور ۱۲۶/-
اہلیہ صاحبہ " " " ۵۱/-
والدہ صاحبہ " " " ۱۱/-
سید یوسف احمد صاحب " ۶/-
شبیہ بیگم ۳/- سید عبدالقدوس صاحب ۳/-
حمیدہ بیگم ۳/- " ۹/-
ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب اڑیسہ ۲۸/-
شیخ طاہر دین صاحب انگول ۶۰/-
مولوی محمد امام صاحب منگلوری بنگلور ۳۵/-
" منجانب حضرت نبی کریم و حضرت مسیح موعود ۱۶/-
شیخ عبدالحق صاحب بمبئی ۵۰/-
چوہدری نواب الدین صاحب بمبئی ۳۰/-
عبدالکریم صاحب بھاونگر ۱۲/-
ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب ستارہ ۷۷/-
" منجانب اہلیہ صاحبہ " ۱۱/-
" " والدہ صاحبہ " ۶/-
" " برادر " ۶/-
چوہدری ابوالخیر صاحب باجوہ مدراس ۲۰۰/-
" منجانب اہلیہ " " ۵۰/-
" " پسر " " ۵۰/-
چوہدری نور احمد صاحب پونہ ۴۱/-
سیٹھ محمد غوث صاحب مرحوم حیدرآباد
دکن ۴۴/-
اہلیہ صاحبہ مرحومہ " " " ۷۵/-
" " موجودہ " " ۳۴/-
سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآباد
دکن ۱۵۰/-
عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ " " ۵/-
حکیم محمد حسین صاحب قریشی " " ۱/-
محمد اکرم صاحب " " ۱۶/-
عطیہ صاحبہ " " ۱۶/-
امۃ الحکیم صاحبہ " " ۱۶/-
صبیحہ صاحبہ " " ۱۶/-
آمنہ صاحبہ " " ۱۶/-
انیسہ صاحبہ " " ۱۶/-

محمد انور صاحب حیدرآباد دکن ۱۶/-
اہلیہ صاحبہ سیٹھ محمد خواجہ صاحب مرحوم
حیدرآباد دکن ۲۲/۸
" " مولوی حیدر علی صاحب " ۶۰/-
محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی " ۱۵/-
اہلیہ صاحبہ " " ۱۱/-
فرزندان و دختران " " ۱۰/-
محمد عبدالقادر صاحب صدیقی " ۴۵/-
عبدالماجد صاحب پسر " ۱۰/-
محمد سلیمان صاحب ورنگل " ۳۵/-
بشیرہ صاحبہ مولوی بہاؤالدین صاحب
حیدرآباد۔ دکن ۸/۸
سید محمد رحمت اللہ صاحب " ۱۱/-
والدہ صاحبہ سید اسحٰق علی صاحب
محبوب نگر حیدرآباد دکن ۵/-
اہلیہ صاحبہ " " ۵/-
محمد ادریس پسر " " ۵/-
عبدالصمد صاحب سکندرآباد دکن ۲۵/-
سید حسین صاحب " ۲۵/-
اے ایم اے فاطمہ سنانان کولم ۴۰/-
ایس ایم حسن صاحب آئی سی ایس مدراس ۱۳۰/-
زینب حسن " " ۱۱۰/-
شیخ عبدالحفیظ صاحب سیالکوٹی " ۵۰۰/-
کے۔ وی بھمر کنجی کالی کٹ ۶/۱۰
بی۔ وی احمد صاحب حاجی کویا ۸/-
کیپٹن ایم۔ اے سید صاحب کلکتہ
حال پولی کیمپ ۴۰۰/-
اہلیہ صاحبہ " " ۴۰۰/-
میجر تقی الدین صاحب شیلانگ ۶۵۰/-
خان بہادر محمد عطاء الرحمٰن صاحب
شیلانگ ۲۴۰/-
ڈاکٹر غلام قادر صاحب منگڈر ۱۵۰/-
والدہ مرحومہ میاں محمد حسین صاحب
حال دارالبرکات ۲۲/۸
مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم محمد عمر صاحب
دارالرحمت ۲۹/-
رشیدہ بانو اہلیہ حشمت اللہ صاحب
دارالعلوم ۵/۱۰
اہلیہ صاحبہ مرزا [illegible] اللہ صاحب
دارالفضل ۱۲/-

زینب اہلیہ لال دین صاحب دارالفضل ۶/-
خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ خان بہادر غلام محمد صاحب
دارالبرکات ۵/۵/۳
رحمت بی بی صاحبہ والدہ محمد حسین صاحب
دارالبرکات ۵/۲
سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ فضل شاہ صاحب تحسین
دارالبرکات ۱۱/۸
اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد لطیف صاحب
دارالبرکات ۱۵/-
حسن اختر بانو صاحبہ دارالانوار ۱۰/-
" منجانب ابوالہاشم خان مرحوم ۱۰/-
" " بچگان " ۱۰/-
استانی مریم بیگم صاحبہ مسجد مبارک ۵۷/۵
مائی امام بی بی صاحبہ " ۵/۳
ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ سید سردار حسین شاہ صاحب
مسجد فضل ۱۳/-
چوہدری سرفراز خان عزیز پورہ ڈگری ۸/-

دفتر دوم کا تیسرا سال

نواب علی خان صاحب نیا بارہ ۳۰/-
منور لطف اللہ صاحب بمبئی ۱۱۰/-
مولوی رحمت اللہ سٹور حوالدار پونہ ۶۰/-
سید عمر صاحب سکندرآباد دکن ۱۰/۱۱
ممتاز احمد " " ۱۰/۱۱
منشی فیض احمد یادگیر " ۱۰/-
میاں مشتاق احمد کلکتہ دارالرحمت ۱۰/-
ایم جمال الدین صاحب سنتنان کولم ۲۶/-
میجر بشیر احمد صاحب S.E.A.C ۲۵۵/-
اے این حفیظ صاحب سنتان کولم ۲۰/-
مسٹر انور احمد صاحب بٹ لنڈن ۳۳/۲
مس عائشہ سلیمان صاحبہ " ۸۴/-
C.T. الحسن گولڈ کوسٹ ۱۳/۴
اسحٰق سکے ابن " ۱۳/۴
عبدالرحمٰن ولد محمد سلطان بہائی مبلغ ۱۴۴/-
محمد رمضان صاحب " ۱۲/-
عبدالرحمٰن صاحب بٹ " ۱۲/-
چوہدری سلطان احمد ٹنڈو جان محمد
سندھ ۲۰/-
" محمد نواز خان صاحب " ۱۰/-
ڈاکٹر محمد محی الدین لنڈن ۳۸/-

چوہدری محمد جمیل صاحب سُنڈ دجان محمد سندھ -/۱۰
" مفضل کریم صاحب " -/۱۰
ہدایت اللہ صاحب تیجہ کلاں -/۱۰
اقبال بیگم اہلیہ محمد صالح صاحب سُنڈیوال -/۵
بی بی اہلیہ محمد انور صاحب " -/۵
موسیٰ بن قاسم سالٹ پانڈ -/۱۰
عیسیٰ نونیکو " -/۵
نور احمد " -/۵
ابوبکر بن عثمان " -/۴۰
الحاج محمد اسحٰق " -/۴۰
ممتاز بیگ " -/۴۰
جمیل۔ای۔عبدو " -/۲۰
ہمزہ اکنو " -/۱۰
سلیمان صاحب -/۱۰
طلباء احمدیہ سکول وکالونی -/۹
جبرائیل بیگم سالٹ پانڈ -/۴۲
ہاجرہ ایڈیسن اشانٹی -/۲۰
ایس کے۔آدم صاحب جلیفہ اشانٹی -/۱۱
چوہدری فتح محمد صاحب بھاولپور
ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب گوجرہ ۲۲/۸
شیخ محمد شریف صاحب قصوری دریا گنج۔دہلی -/۷۵
مجید احمد بھٹی دیہہ نزانی گرنڈی سندھ -/۲۰
چوہدری فرمان علی صاحب کوٹلی کالابن جموں ۵/۵
" ول محمد صاحب " ۵/۵
" صلاح محمد صاحب " ۵/۶
عزیزہ بیگم اہلیہ عبدالرشید صاحب درو شکے -/۹

چوہدری شیر محمد صاحب دیوانی وال -/۵
" غلام محمد صاحب " -/۵
والدین وہمشیرہ بھائی محمود احمد صاحب دارالرحمت -/۷
خواجہ صدرالدین صاحب دارالصدر -/۶
چوہدری دین محمد صاحب باٹھانوالہ سیالکوٹ -/۵

مبارک احمد صاحب نیلہ گنبد لاہور ۵/۲
قاضی محمود احمد صاحب " -/۲۴
چوہدری محمد اشرف صاحب دارجلینگ -/۳۰
" لطف الرحمٰن صاحب فیروزپور -/۳۸
" پیر افتخار الدین صاحب " -/۲۰
سعیدہ بیگم بنت محمود احمد صاحب دارالفضل قادیان ۵/۲

حافظ عزیز احمد صاحب جنیوٹی دارالبرکات غربی -/۴۰
اہلیہ " " " -/۱۲
سید بہیر شاہ صاحب کھمبلہ گجرات -/۱۱
سیدہ عبداللطیف " " -/۱۵
سیدہ حلیمہ بی بی " -/۸

خدا اور اسکے رسول کیلئے اپنا سب کچھ قربان کردو

تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کا دور اوّل وہ ہے۔جو ۱۹۳۴ء کے آخر میں شروع ہوا۔اور اب اس کا تیرھواں سال جارہا ہے۔چونکہ تحریک جدید کا ہر دور اُنیس سالہ ہے۔کئی احباب ہیں جنہوں نے پہلے اُنیس سالہ دور کی اُنیس اُنیس سال کی رقم ہر سال اضافہ کے ساتھ ادا کردی ہے۔اس لئے کہ زندگی کا کیا اعتبار۔دفتر اوّل کے پہلے دس سال کا چندہ جو مجاہد پورا داخل کرچکے ہیں۔یا وہ جن کے ان دس سال میں سے ایک دو سال کا بقایا یا خالی ہیں۔وہ اب دس سال پورے کرلیں۔مگر گیارھویں بارھویں اور تیرھویں سال میں ابھی شامل ہوجائیں۔تا وہ بھی پہلے دَور کے اُنیس سال پورے کرنے والوں کے ساتھ مل جائیں۔ایسے احباب کو دس سال پورے ادا ہوجانے پر سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اپنی قلم مبارک سے لکھا ہوا۔اظہار خوشنودی کا سرٹیفکیٹ دفتر وکیل المال تحریک جدید سے دیا جارہا ہے۔چونکہ یہ سرٹیفکیٹ اعلیٰ درجہ کے کاغذ اور اعلےٰ درجہ کی روشنائی سے چھپوایا گیا ہے۔اور دفتر نے اسے دیدہ زیب بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔چونکہ ڈاک کے ذریعہ بھیجنے میں شکن وغیرہ پڑکر خراب ہوجانے کا خطرہ تھا۔اس لئے بذریعہ ڈاک نہیں بھیجا گیا۔چاہیئے کہ احباب خود تشریف لاکر دفتر سے حاصل فرمالیں۔یا کسی دوست کے ذریعہ اپنی تحریر دیکر دستی منگوالیں۔پس وہ جن کے ان دس سالوں میں دو تین سال کسی نہ کسی وجہ سے رہ گئے ہیں۔وہ نہ صرف اپنے بقائے ادا کرکے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تم زمودہ یہ تاریخی یادگار حاصل کرلیں۔بلکہ دس سال کے بعد گیارھویں بارھویں اور تیرھویں سال بھی شامل ہوں۔اور اس طرح وہ اپنے اُنیس سال پورے کرنے والے ہوں۔تا وہ بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی پانچہزاری فوج کے کامل سپاہی ثابت ہوجائیں۔

"پس اے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی پانچ ہزاری فوج کے مخلص مجاہدو! اور خدا کے بندے کی پکار پر لبیک کہنے والو!! تمہارا فرض ہے۔کہ تحریک جدید کے اغراض ومقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔زمین اور آسمان کا خدا جانتا ہے۔کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں۔محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں۔پس نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔پس تم آگے بڑھو۔اور اپنا تن اور اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کردو"۔

وکیل المال تحریک جدید

عائشہ سلطانہ بیگم صاحبہ سکندرآباد دکن -/۱۳۲
صفیہ بیگم بنت ... علی محمد الہ دین سکندرآباد۔دکن -/۹
رفیعہ بیگم بنت " " " -/۹
علیمہ بیگم اہلیہ غلام حسین کرم علی صاحب سکندرآباد دکن ۳۳/۲
محمد یسین الہ دین صاحب ۱۱/۸
ملک ظہور احمد محمد شفیع صاحب نیرنگ -/۲۰

سلیمہ بیگم بنت محمد رمضان صاحب " ۵/۲
فخر النساء صاحبہ ہمشیرہ خواجہ محمد اسمٰعیل دارالفضل ۵/۲
امۃ السلام اہلیہ خواجہ محمد یوسف صاحب دارالفضل ۵/۶
صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اکمل صاحب مسجد فضل ۵/۴
نذیر احمد خانصاحب جام نگر دکن -/۲۲
سنجیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ ملک عبدالحکیم خان پورہ -/۱۶

" نور احمد صاحب " -/۵
مولوی علی محمد صاحب جامعہ احمدیہ -/۵
" ناصر احمد " -/۱۰
" سجی دادخاں صاحب سیالکوٹ -/۱۱۰
" اہلیہ صاحبہ " " -/۴۰
افضل النساء بیگم ... کرمیور ۹/۴
مبشر احمد منیر احمد صاحبان " -/۱۰
سعید النساء بیگم صاحبہ " ۹/۴
جی۔ایم رحمت اللہ صاحب " -/۳۵

چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ۵ افضل پور -/۷
" محمد عادل صاحب " -/۱۰
" عدالت خاں صاحب " ۵/۲
" شمشاد احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی -/۴
رحیم بی بی اہلیہ ماسٹر محمد عبداللہ صاحب محمد نگر۔لاہور -/۱۲
چوہدری غلام حسین صاحب کاہنووان -/۲۰
اہلیہ " " " -/۷
رحیمہ بی بی صاحبہ بھاٹی گیٹ لاہور -/۱۱
اے۔ایم بیس شیخ فاطمہ صاحبہ سیلون کولمبو -/۱۰

بشیر احمد ولد نور الدین صاحب گوئیکی -/۲۵
چوہدری فضل دین صاحب ڈگری گھنساں -/۵
" جلال الدین " " -/۵
" عبدالکریم صاحب " ۱۰/۸
اہلیہ " " " ۵/۸
ایس شہاب الدین احمد آرہ بہار ۱۲/۴
امۃ العزیز اہلیہ محمد عبداللہ صاحب مالی دارالانوار قادیان ۵/۸
اختری صاحبہ اہلیہ شیخ مجید احمد صاحب کانپوری دارالانوار قادیان -/۱۰
چوہدری عالم دین صاحب ٹکلا نوالی گوردا سپور ۱۶/۴
" سردار محمد صاحب میانی ڈوگراں -/۱۲
منشی غلام فرید صاحب دارالبرکات شرقی قادیان -/۱۰
محمد حسین بوٹ میکر " -/۵
صادقہ سلطانہ بنت ماسٹر عبدالقیوم صاحب دارالفضل ۵/۴
بابو محمد یوسف صاحب ڈیرہ دون -/۵۰
ماسٹر محمد انور صاحب شاہ سکین -/۱۴
چوہدری محمد یوسف صاحب ۲۷ سندھ -/۲۴
" عبدالعزیز صاحب " " ۸/۴
ملک کرم بخش صاحب سٹروعہ ۳۰/۲
" غلام محمد صاحب " ۳۰/۲
محمد صدیق صاحب سگنیلر کراچی -/۵۰
عبدالکریم خانصاحب نئی دہلی -/۵۰
مسعودہ بیگم بنت بابو محمد صادق صاحب دارالفضل -/۶
حمیدہ بیگم اہلیہ چوہدری محمد بوٹا صاحب دارالفضل ۵/۱۰
آمنہ بیگم اہلیہ بابو ثناء اللہ صاحب " ۵/۸
امیر بیگم اہلیہ سردار محمد صاحب " ۵/۲
چوہدری عبدالمالک صاحب نائب تحصیلدار ۱۲۷ بہلول پور -/۲
اہلیہ " " " " -/۲۲
ملک فاروق احمد ... ملک عمر علی صاحب دارالانوار -/۶
منشی محمد ابراہیم صاحب ڈسکہ سیالکوٹ -/۶
چوہدری محمد حسین صاحب " -/۵
محمد شفیع صاحب " -/۱۰
شیخ اصغر علی صاحب انصاری " -/۵

میاں اللہ دتا صاحب چوکیدار بھروکے سیالکوٹ -/۵
مستری محمد الدین صاحب مانگٹ -/۷
چوہدری نواب دین صاحب بھروکے -/۲۰
" سردار خاں صاحب " -/۵
میاں اللہ دین صاحب نومسلم " -/۵
" جلال الدین صاحب کشمیری " -/۵
" اسمٰعیل عرف کشمیری ڈسکہ -/۵
چوہدری اللہ رکھا صاحب " -/۱۰
اہلیہ صاحبہ ماسٹر عبد العزیز صاحب " -/۵
چوہدری محمد عبد اللہ خاں صاحب " -/۵
" فتح محمد صاحب موسیٰ والہ -/۱۰
" نبی بخش صاحب " -/۶
" غلام محمد صاحب " -/۸
" بڈھے خاں صاحب صدر جماعت " -/۱۰
" صوبیدار خاں صاحب " -/۱۰
میاں عبد الرحمٰن صاحب " -/۱۸
بابو بشارت احمد صاحب خوشاب ۳۷/۸
میاں حسن دین صاحب موسے والہ سیالکوٹ -/۵
چوہدری مولاداد صاحب " -/۵
مستری نذیر احمد صاحب " -/۵
" نور محمد " " " -/۵
" ابراہیم " " " -/۵
چوہدری محمد علی صاحب ڈسکہ -/۵
میاں اللہ دتہ صاحب کشمیری ٹھیکیدار -/۵
چوہدری نذیر احمد صاحب موسے والہ -/۵
محترمہ امۃ المتین بنت چوہدری محمد نقی
سیالکوٹ -/۵
زینب بیگم اہلیہ عبد المجید صاحب " ۵/۲
محمد عبد اللہ صاحب ٹھوکر کوریل آسنور ۵/۱۲
غلام احمد صاحب " " -/۷
محمد عبد اللہ صاحب ولد ملک سنور احمد
صاحب آسنور ۵/۴
ملک جلال الدین امام الدین صاحبان
سمبڑیال -/۵۰
چوہدری فیض احمد صاحب گجو چک
گجرانوالہ ۵/۲
حاجی شیخ فضل حق صاحب جہلم -/۱۵
بابو عبد الکریم سوداگر چوب -/۰۰
" عبد العزیز صاحب " -/۰
" نذیر احمد پانفر بنشن -/۰

میاں منظور احمد صاحب جہلم -/۵
" امام الدین صاحب " -/۵
" سلطان محمد صاحب -/۱۵
مبارک احمد صاحب گنج لاہور -/۱۰
کریم داد خاں صاحب ڈیرہ بانولہ سیالکوٹ -/۲۷
کیپٹن منظور احمد صاحب پونہ -/۶۵
اہلیہ و والدہ صاحبہ خاں رحمت اللہ خاں صاحب
مزنگ -/۱۲
ہمشیرہ و اہلیہ شیخ عنایت اللہ صاحب
مزنگ ۱۰/۴
جمعدار محمد صدیق صاحب کراچی -/۷۵
محمد جمیل پسر محمد بشیر چغتائی دار الفضل
قادیان -/۷
محمد رفیق صاحب " -/۷
امۃ اللطیف بنت " -/۷
امۃ الحی صاحبہ " -/۷
صوبیدار چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
جھوز ۱۱۷ -/۱۸
فاطمہ بی بی اہلیہ میاں اللہ بخش صاحب
کاہنگال ۴/۸
محترمہ عنایت بیگم صاحبہ داتا گنج بخش
لاہور -/۷۵
اقبال بیگم اہلیہ حمید اللہ صاحب سنوری
دار الرحمت -/۱۱
مفیدہ بیگم اہلیہ محمد بشیر طور " ۱۰/۹
مستری عبد اللہ ڈسکہ -/۵
محمد بی بی اہلیہ مولوی عمر الدین صاحب شملوی دیوالی ۵/۰
عبد الحکیم سوداگر چرم معہ خاندان داد
سندھ -/۶۰
چوہدری حاکم علی بلانی گجرات ۵/۴
" کالے خاں صاحب " ۵/۴
اہلیہ چوہدری محمد حسین صاحب حیدری پور
سیالکوٹ -/۵
" " محمد ابراہیم صاحب " -/۵
" محمد یٰسین صاحب " -/۵
" محمد امین صاحب " -/۵
" منور احمد صاحب " -/۵
مظفر احمد صاحب " -/۵
[illegible]ن بیگم صاحبہ -/۵
[illegible] اکبر صاحب گجرانوالہ -/۱۶

اہلیہ محمد عبد الحق صاحب ٹیلر گجرانوالہ ۵/۸
" قائم دین صاحب " -/۵
ملک مقبول احمد معہ اہلیہ و پسر " -/۴۰
میاں محمد عبد اللہ صاحب وارڈر جیل
گجرانوالہ -/۶
" ممتاز احمد صاحب علی گڑھ -/۱۰
غلام فاطمہ بنت محمد عبد اللہ صاحب
چک سکندر گجرات -/۵
رحمت علی صاحب معہ اہلیہ و دختر " -/۳۰
چوہدری غلام محمد ولد محمد عبد اللہ صاحب
گجرات -/۲۰
" سلطان احمد صاحب " -/۵
صفیہ بیگم بنت ڈاکٹر محمد عبد اللہ
صاحب گجرات -/۸
چوہدری عبد المجید صاحب اوورسیر
چک سکندر -/۵۴
والدین و اہلیہ صاحبہ مرحومہ مولوی
عبد العزیز صاحب چک سکندر -/۱۵
میاں فضل الدین صاحب کشمیری " -/۱۵
مولوی عبد الخالق صاحب " -/۱۲
اہلیہ " " " -/۶
چوہدری حاکم علی صاحب " -/۶
والدین سید فخر الاسلام صاحب نا ندلیانوالہ -/۲۰
چوہدری عبد الحق صاحب حقانی
محمد آباد سندھ -/۳۰
" غلام علی صاحب رائے پور سیالکوٹ -/۱۶
" محمد عبد اللہ صاحب [illegible] ڈگری سندھ -/۴
راجہ ولایت خاں ملوٹ جہلم ۲۸/۸
چوہدری چراغ دین صاحب کھنڈال
سیالکوٹ -/۱۰
اہلیہ و پسر چوہدری نور احمد صاحب
پونہ -/۱۸
اہلیہ احمد دین صاحب " ۶/۸
امیر الدین ولد حوالدار صلاح الدین صاحب
پونہ -/۷
عائشہ بیگم " " " -/۷
نثار احمد ولد صوبیدار اللہ دتا صاحب
پونہ -/۲۵
اہلیہ مولوی محمد امام صاحب بنگلور -/۵
مہتاب بی بی عزیز پور ڈگری ۴/۱۲

(باقی دارد)

تحریک جدید کے چندے کیلئے جماعتیں اور افراد فوری توجہ فرماویں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزاری فوج کا رجسٹر دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ ابھی تک کئی بڑی بڑی جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کا تحریک جدید دفتر اوّل کے تیرھویں اور دفتر دوم کے سال سوم کا چندہ قابل ادا ہے۔ ایسی جماعتوں کے کارکنوں اور افراد کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ سال کا آخری حصہ آ رہا ہے۔ اس ماہ کے آخر میں صرف ایک سہ ماہی رہ جائیگی۔ اور اس ماہ میں تحریک جدید کے چندہ کی وصولی بہرحال ۸۰٪ فی صدی ہونی چاہیئے کیونکہ اس ماہ کے آخر میں تیسری سہ ماہی ختم ہو جائیگی۔ مگر اس وقت تیرھویں سال کی وصولی ۵۷٪ اور دفتر دوم کے سال سوم کی ۴۲٪ فی صدی تک ہے۔ حالانکہ وقت کے لحاظ سے آج تک ۷/۱۲ (۱۳) کم سے کم ۶۷٪ فیصدی ہونی چاہیئے تھی۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ کیونکہ قسط وار دینے کے علاوہ خاصی تعداد ان احباب کی بھی ہے۔ جو یکمشت ہی رقم ادا کر دیتے ہے۔ گر اس کے مقابل پر بہت کم ہے۔ اس لئے براہ راست وعدہ کرنیوالے افراد اور جماعتوں کے افراد اور کارکنان جماعت خصوصاً امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اور سکرٹری مال صاحبان کو خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ یعنی انہیں ۲۹ رمضان المبارک کی دوپہر تک اپنا وعدہ بہرحال باوجود اپنی تنگی اور تکلیف کے ادا کر دینا چاہیئے۔

تحریک جدید کے مجاہدوں کا رجسٹر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ کئی بڑی بڑی جماعتیں ہیں۔ جنہوں نے ابھی تک کچھ ادا نہیں کیا۔ حالانکہ بڑائی بڑی تعداد سے نہیں۔ بلکہ قربانی سے ہوتی ہے۔ پس جماعتوں کو اپنی بڑائی کے قیام کے لئے بڑی قربانیاں دکھلانی چاہئیں۔ زمیندار جماعتوں سے بھی ایک بڑا حصہ ہے۔ جن کے ذمہ ابھی تک تحریک جدید کا چندہ واجب الادا ہے پس نہری علاقہ اور سندھ اور پنجاب کی زمیندار جماعتوں کو بھی خاص توجہ دیکر ۲۹ رمضان المبارک تک اپنے وعدے پورے کرنے چاہئیں۔ چونکہ ۲۹ رمضان المبارک تک سو فی صدی پورا کرنے والوں کے نام دعا کے لئے حضور ایدہ اللہ کے حضور پیش کرکے شائع بھی کئے جائیں گے۔ تا دینے والوں کو دعا کے لئے پیش کرنے کا علم ہو جائے اور وہ جو باوجود کوشش اور سعی کے وقت پر ادا نہیں کر سکے۔ وہ فوری توجہ فرماویں۔

یاد رکھو! جن لوگوں کے دلوں میں دین کی محبت ہوتی ہے۔ وہ جلد سے جلد دین کے کاموں کو سرانجام دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہی ثبوت ہوتا ہے اس بات کا کہ ان کے دلوں میں خدا تعالےٰ اور اس کے رسول اور اس کے دین کی سچی محبت ہے۔ اس لئے جو شخص دین کی خدمت کے لئے چندہ لکھواتا ہے۔ اگر سچا اور حقیقی مومن ہو۔ تو اس چندے کی ادائیگی کو اپنے لئے فخر کا موجب اور خدا تعالےٰ کا فضل سمجھتا ہے۔ اور یقین رکھتا ہے کہ وہ جتنی جلدی اس فرض سے سبکدوش ہو جائے۔ اتنا ہی زیادہ مجھ پر خدا تعالےٰ راضی ہوگا۔" پس اے مومنو! آگے بڑھو۔ اور تحریک جدید کے وعدے ۲۹ رمضان المبارک کی دوپہر تک ادا کرلو۔ اللہ تعالےٰ اپنی رضا کے مقام پر کھڑا کرے۔ آمین

نتیجہ امتحان مڈل ۱۹۴۷ء طالبات نصرت گرلز ہائی سکول قادیان

امسال خدا کے فضل سے امتحان مڈل میں ۷۷ طالبات شامل ہوئیں۔ جن میں سے ۷۲ طالبات کامیاب ہوئیں۔ نتیجہ ۹۳.۵ فیصدی رہا
(منیجر نصرت گرلز ہائی سکول قادیان)

صغریٰ بنت محمد شفیع صاحب ۲۸۸
صفیہ نسیم " قاضی محمد رشید " ۲۸۰
نسیم اختر " عبدالکریم " ۳۹۱
ثریا بیگم " محمد عبداللہ " ۳۵۲
امۃ المنیر " علی گوہر " ۴۰۹
غلام صغریٰ " عبدالکریم " ۴۹۵
امۃ الکلثوم " فضل حق " ۳۰۶
امۃ القیوم " عبدالعزیز " ۳۱۸
زرینہ اختر " سیٹھ محمد صدیق " ۳۷۰
سعیدہ بیگم " قریشی محمد احسن " ۵۰۷
محمودہ بیگم " چوہدری بابک علی " ۳۰۷
خالدہ بیگم " میاں محمد اشرف " ۲۳۸
مریم جان " سید اسلام خاں " ۴۶۵
ناصرہ بیگم " چوہدری محمد نوشا " ۳۱۷
بشریٰ صنوبر " محمد اسمٰعیل " ۳۰۶
ثمینہ سلطانہ " چوہدری بشارت احمد " ۴۰۴
سارہ قدسیہ " محمد ابراہیم " ۳۴۳
امۃ الحفیظ " محمد بخش " ۴۱۴
بشارت " محمد بخش " ۳۳۱
امینہ " محمد ابراہیم " ۳۵۲
امۃ المجید " عبدالرحمٰن خاں " ۴۱۲
مریم صدیقہ " شیخ حاجی محمد " ۳۲۲
امۃ الحفیظ " محمد دین " ۲۷۴
حافظہ صفیہ " شیخ حاجی محمد " ۴۰۰
حمیدہ بیگم " حکیم نظام دین " ۳۵۱
امۃ المجید " چوہدری احمد جان " ۳۸۱
امۃ السلام " محمد سعید ارشد " ۲۵۸
امۃ الحفیظ " محمد آمین " ۳۲۸
مبارکہ خاتون " چوہدری ظہور احمد " ۳۱۲
بشریٰ خاتون " حکیم محمد جمیل " ۴۳۵
نعیم سلطانہ " نذیر حسین " ۳۴۷
امۃ الحفیظ " مستری احمد دین " ۴۲۶
مبارکہ محمودہ " صوفی محمد ابراہیم " ۳۲۶
صادقہ اختر " عزیز احمد " ۳۸۴
حسینہ بیگم " ظل الرحمٰن " ۲۵۷
صفیہ بیگم " بابو شریف احمد " ۵۲۱ اول
رشیدہ اختر " بابو شریف احمد ۵۰۸

زبیدہ خاتون بنت فتح محمد صاحب ۴۲۷
ناصرہ بیگم " مختار احمد " ۳۳۷
امۃ الرشید " ماسٹر حسین محمد صاحب مرحوم ۲۹۸
رقیہ بیگم " شیخ یوسف علی صاحب مرحوم ۳۴۶
امۃ المجید " عبدالحمید صاحب ۲۸۲
عفت النساء " طفیل محمد " ۲۷۹
ممتاز جہاں " صاحب دین " ۴۲۵
نسیم اختر " محمد اسحاق " ۳۵۳
صادقہ " نصراللہ خاں " ۴۲۸
صالحہ صدیقہ " مرزا برکت علی " ۳۱۷
رشیدہ بیگم " بھائی محمود احمد " ۳۲۲
صادقہ قدسیہ " محمد ابراہیم " ۳۴۳
صفیہ بیگم " عبدالغنی " ۳۵۸
سعیدہ بیگم " ماسٹر مولا داد " ۲۷۰
برکت " عبدالغنی " ۳۰۷
سلیمہ " مرزا ضمیر علی " ۲۶۵
رضیہ بیگم " محمد آمین " ۲۴۸
مبارکہ بیگم " مولوی عبداللہ اعجاز " ۲۷۰
کرامت اللہ " فیض اللہ " ۲۴۴
امۃ الکریم " وزیر خاں " ۲۶۷
بشریٰ " چوہدری عبدالرشید " ۳۵۶
ناصرہ " عبدالغنی " ۳۵۲
مجیدہ " قاری غلام مجتبیٰ " ۳۴۵
ارشاد فاطمہ " محمد شریف " ۲۷۴
ناصرہ بیگم " قاری غلام مجتبیٰ " ۳۲۶
نجم النساء " شیخ احمد " ۳۱۸
منورہ بیگم " عبدالغنی " ۲۹۸
نعیمہ بیگم " پیر خلیل احمد " ۳۳۳
نصیرہ " ڈاکٹر محمد شاہنواز " ۴۴۶
امۃ الشافی " چوہدری فتح محمد صاحب سیال ۳۶۰
شمیم اختر " قریشی محمد اعظم صاحب ۴۴۷
مبارکہ بیگم " عبدالغنی صاحب ۲۶۷
امۃ الوہاب " عبدالکریم " ۳۵۷
امۃ النصیر " محمد لطیف " ۴۵۸
کرشنا کانتہ " گردھاری لعل " ۵۱۴ دوم

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکیگی (منیجر)

پرائیویٹ طالبات

صفیہ بیگم مستری حسن دین صاحب ۳۰۹
سارہ بیگم شیخ دوست محمد " ۴۴۹
امۃ السلام ڈاکٹر احمد دین " ۴۵۵
عبدالمنان چوہدری الہ بخش " ۴۳۳
محمودہ بیگم عزیز الدین " ۳۱۹
منصورہ بیگم ملک غلام فرید " ۲۷۳
قانتہ بیگم خلیفہ علیم الدین " ۳۳۴
مبارکہ بیگم چوہدری فیض علی " ۳۹۵

نارتھ ویسٹرن ریلوے سروس کمیشن

نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹر کلاس (۱-گریڈ ٹریسر) کی تین عارضی آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ان میں سے ایک اینگلو انڈین اور ڈومی سائیلڈ یورپین کے لئے ریزرو ہے۔ علاوہ ازیں آٹھ موزوں امیدوار (دو یا پانچ مسلمان۔ ایک اینگلو انڈین یا ڈومی سائیلڈ یورپین اور دو غیر ریزرو شدہ) کے نام فہرست انتظاریہ پر رکھے جائیں گے۔

تنخواہ چالیس روپیہ ماہوار (عارضی طور پر) ۳۰-۲½-۵۰-۲-۶۰ کے سکیل میں بمعہ گرانی الاؤنس اور دیگر الاؤنسوں کے جو کہ از روئے قواعد مل سکتے ہیں۔ دی جائے گی۔ نیز ضروریات زندگی رعایتی قیمتوں پر خریدنے کی رعایت بھی ہوگی۔

قابلیت :- امیدواروں کے پاس (۱) پنجاب کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کا بی کلاس سرٹیفکیٹ یا تھامسن سول انجینئرنگ کالج رڑکی یا گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ رسول کا ڈرافسمین کا سرٹیفکیٹ یا ان کے برابر کسی منظور شدہ ٹیکنیکل سکول یا کالج کا سرٹیفکیٹ ہو

(II) نیز امیدوار میٹرک تک انگریزی پڑھا ہوا ہو۔ ایسے امیدوار جو اس بات کا ثبوت مہیا کر سکیں کہ ٹریسروں کے طور پر عملی تجربہ اور قابلیت رکھتے ہیں۔ ان کی درخواستوں پر بھی غور ہو سکتا ہے۔

عمر :- اٹھارہ اور بیس سال کے درمیان اور اچھوتوں کے لئے اٹھائیس سال تک۔

مجوزہ فارم جو کہ این ڈبلیو آر کے تمام بڑے سٹیشنوں سے ایک آنہ پر کو مل سکتا ہے۔ درخواستیں دی جائیں۔ اور سکرٹری این ڈبلیو آر سروس کمیشن ۴۳ لارنس روڈ لاہور کے نام بھیجی جائیں۔ ان درخواستوں کے لئے آخری تاریخ ۳۰ اگست ۱۹۴۷ء ہے۔ وہ امیدوار جنہوں نے ایک پہلے نوٹس کے جواب میں درخواستیں ارسال کر دی ہیں۔ انہیں درخواستیں کرنے کی ضرورت نہیں مکمل تفاصیل کے لئے سکرٹری کی خدمت میں ٹکٹ چسپاں شدہ لفافہ بھجوا کر درخواست کریں۔

ہر قسم کی رقوم فدیہ۔ صدقہ۔ خیرات وغیرہ سکرٹری دارالشیوخ کمیٹی کے نام یا محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان مد دارالشیوخ میں بھجوائیں + (سیکرٹری دارالشیوخ کمیٹی)

انڈونیشیا اور پاکستان کیلئے نئے گورنروں اور گورنر جنرل کا تقرر

لنڈن ۳ اگست۔ انڈیا آفس کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ملک معظم نے انڈیا کے لئے لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور پاکستان کے لئے مسٹر محمد علی جناح کو گورنر جنرل مقرر کرنے کی منظوری دیدی ہے۔ اس کے علاوہ انڈیا اور پاکستان کے نئے صوبائی گورنروں کے تقرر کا اعلان بھی کر دیا گیا ہے۔

انڈیا میں مندرجہ ذیل اصحاب کو گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ مغربی بنگال مسٹر سی راجگوپال اچاریہ۔ یو۔ پی ڈاکٹر رائے (آپ امریکہ گئے ہوئے ہیں۔ آپ کے آنے تک کسی اور کو قائمقام گورنر مقرر کیا جائیگا۔) مشرقی پنجاب سر چندو لال ترویدی۔ اڑیسہ ڈاکٹر کیلاش ناتھ کنجو۔ بہار مسٹر جے رام داس دولت رام۔ مدراس۔ آسام اور بمبئی میں موجودہ گورنر ہی کام کریں گے۔

پاکستان کے تین صوبوں میں مندرجہ ذیل اصحاب کو گورنر بنانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ پنجاب مسٹر فرانسس موڈی (۲) سرحد سر جارج کننگھم (۳) سندھ شیخ غلام حسین ہدایت اللہ۔ پاکستان اور انڈیا کے تمام موجودہ گورنروں نے اپنے استعفے وائسرائے ہند کو بھیج دیئے ہیں۔ تاکہ ۱۵ اگست کو گورنروں کا نیا تقرر عمل میں آسکے۔

اس سلسلے میں بنگال کے وزیر اعظم نے ایک بیان میں بتایا کہ ۱۵ اگست کو انڈیا کے تمام گورنر اور وزراء ملک کی وفاداری کا نیا حلف اٹھائیں گے۔ انڈیا گورنمنٹ اس حلف کا مضمون تیار کر رہی ہے۔

ڈچ گورنمنٹ نے جنگ ختم کر دینے کا اعلان کیا

سیکیورٹی کونسل کی قرارداد کا خوشگوار اثر

بٹیویا ۴ اگست انڈونیشیا کے ڈچ گورنر جنرل ڈاکٹر وان مک نے اعلان کیا کہ آج آدھی رات کو انڈونیشیا میں ڈچ حکومت کی طرف سے جنگ بند کر دی گئی ہے آپ نے اعلان میں کہا۔ مجھے یقین ہے کہ سیکیورٹی کونسل نے ڈچ اور انڈونیشیا کے معاملہ میں قرارداد پاس کر کے ایک گھریلو معاملہ میں مداخلت کی ہے۔ تاہم امن کے تحفظ کی خاطر میں نے ولندیزی فوجوں کو جنگ بند کر دینے کا حکم دیدیا ہے۔ امریکہ نے اس سلسلے میں جو تجویز پیش کی ہے اس سے مزید فائدہ اٹھایا جائے گا۔

سیکیورٹی کونسل کی قرارداد سے انڈونیشیا کی ری پبلکن گورنمنٹ کو بھی مطلع کر دیا گیا ہے اس حکومت کے رکن ڈاکٹر اے۔ کے غنی اپنے بعض دیگر رفقاء کے ساتھ بٹیویا میں نظر بند تھے۔ اب انہیں رہا کر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر اے کے غنی نے ایک بیان میں کہا۔ انڈونیشین فوجوں کو جنگ بند کر دینے کا حکم شائد آج نہ دیا جا سکے۔ کیونکہ اس سلسلے میں چاروں طرف کمانڈروں سے بات چیت کرنے میں کچھ نہ کچھ وقت ضرور لگے گا۔ ڈاکٹر غنی نے آسٹریلیا کے کونسل جنرل سے ملاقات کرنے کے بعد ڈچ گورنر ڈاکٹر وان مک کو ایک مکتوب ارسال کیا ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ ولندیزی اور انڈونیشین فوجیں ان مقامات پہ واپس چلی جائیں جہاں وہ جنگ سے قبل تھیں لیکن ہالینڈ کے ایک تشریحی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ولندیزی فوجیں اپنی موجودہ جگہوں کو نہیں چھوڑیں گی

"مہاسبھا آزادی کی سب سے بڑی دشمن ہے"

وزیر اعظم یو۔ پی کا بیان

لکھنؤ ۳ اگست۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یو۔ پی نے ایک بیان میں ہندو مہاسبھا کی طرف سے جاری کردہ ڈائرکٹ ایکشن کی سخت مذمت کی۔ آپ نے کہا مہاسبھائی آزادی کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ جب ہم پر برطانوی راج مسلط تھا۔ اور کانگرس نے ہندوستان سے نکل جاؤ کا نعرہ بلند کیا تھا۔ اس وقت یہی مہاسبھائی لیڈر انگریزوں سے ناپاک گٹھ جوڑ کرنے میں مصروف تھے۔ مہاسبھا کی یہ مہم دراصل عوام کے خلاف ہے عوام کو اس سے خبردار رہنا چاہیئے۔ آج ہمیں آزادی مل رہی ہے اور یہ بجا طور پر ہمارے لئے خوشی کا مقام ہے۔ اگر آج کوئی شخص مذہب خطرے میں ہے کا نعرہ لگا کر اس خوشی میں مخل ہوتا ہے تو عوام کو اسے اپنا دشمن سمجھنا چاہیئے۔

پنڈت پنت نے دیا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ مہاسبھا کے تمام مطالبات بیہودہ ہیں۔ ہماری حکومت میں سب شہریوں کو برابر کے حقوق حاصل رہیں گے۔ اور ہم کبھی بھی کسی کی مذہبی آزادی میں روک پیدا نہیں ہونے دیں گے۔

مہاسبھا کے ڈائرکٹ ایکشن کے سلسلے میں جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا تھا ان میں سے چودہ نے معافی مانگ کر رہائی حاصل کر لی ہے۔

سیکیورٹی کونسل کی قرارداد پر اظہار مسرت

ٹینگون ۴ اگست عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری عزام پاشا نے ایک بیان میں اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ سیکیورٹی کونسل نے فوراً انڈونیشیا کے معاملہ میں مداخلت کی ہے۔ آپ نے کہا یہ اتحادی اقوام کی تنظیم کی پہلی فتح ہے۔ اس فتح سے اس تنظیم کی ساکھ دنیا میں بہت بڑھ جائے گی۔

انڈیا کی اقلیتوں سے بدلہ لینے کا ارادہ!

صدر کانگرس کا بیان

کراچی ۳ اگست اچاریہ کرپلانی صدر کانگرس نے ایک بیان میں پاکستان میں رہنے والی اقلیتوں کا ذکر کیا۔ اور کہا اگر پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ انصاف نہ کیا گیا تو اس کا لازمی اثر انڈیا کی اقلیتوں پر پڑیگا اور وہ تکلیف اٹھائیں گی۔ اور آپ نے کہا گو کانگرس انتقام لینے کا خیال نہیں رکھتی۔ تاہم پاکستان کی اقلیتوں کے ساتھ جو سلوک بھی کیا جائیگا۔ اس کا طبعًا انڈیا پر بھی اثر پڑے گا آپ نے سندھ کی اقلیتوں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی جگہ نہ چھوڑیں۔ بلکہ یہاں رہ کر اپنے جائز حقوق حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ آپ نے سندھ کے ہندوؤں کی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے کہا اگر سندھ کے ہندو چاہیں تو وہ یہاں پر اپنی علیحدہ یونیورسٹی قائم کر سکتے ہیں۔

گاندھی جی کشمیر میں

سری نگر ۳ اگست۔ مسٹر گاندھی نے مہاراجہ صاحب کشمیر سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی۔ اس کے بعد رام چندر کاک وزیر اعظم کشمیر سے آپ ملے آپ نے کشمیر کی نیشنل کانفرنس کے نمائندوں کے سامنے تقریر کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ لیکن بعض وجوہ کی بناء پر اسے ملتوی کر دیا گیا۔

ڈاکٹر شہریار کا عزم امریکہ

بمبئی ۴ اگست انڈونیشیا کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر سلطان شہریار نیویارک جاتے ہوئے بمبئی پہنچے۔ آپ نے ایک بیان میں اس امر پر بہت خوشی کا اظہار کیا کہ ہندوستان نے انڈونیشیا کے ساتھ بہت ہمدردی کا برتاؤ کیا ہے۔ آپ امریکہ کے عوام کو انڈونیشیا کے صحیح حالات سے آگاہ کرنے کے لئے وہاں جا رہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ انڈیا کی طرف سے [illegible] مقرر کر دیا جائے گا

مصری کارکنوں نے سویز میں ڈچ جہازوں کی مدد کرنے سے انکار کر دیا

قاہرہ ۳ اگست نہر سویز کے مصری کارکنوں نے آج فیصلہ کیا ہے کہ وہ ڈچ جہاز دالنظم جو دو ہزار ڈچ فوجی کمک اور سامان جنگ انڈونیشیا کے لئے لے جا رہا ہے نہر سویز سے اس کو گذارنے میں مدد نہیں دیں گے۔ اخبار "المصری" نے یہ بھی کہا ہے کہ مصری کارکن اس وجہ سے ناراض ہیں کہ ڈچ اپنی افواج اور ہتھیار انڈونیشیا میں ان کے بھائیوں کو ہلاک کرنے کے لئے کیوں مصری سمندر سے گذار رہے ہیں۔